عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

مؤسس

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مُسلسل اِشاعت کے 58 سال

دسمبر 2021ء || جمادی الاوّل ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۱۲ جلد: ۲۵

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند پہلو

آل پاکستان سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر

مولانا قاری محمد حیات تونسوی کی رحلت

ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر کا آنکھوں دیکھا حال

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱۲ جلد: ۲۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ — حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حافظ محمد یوسف عثمانی — مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا مفتی حفیظ الرحمن — مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد — مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام رسول دین پوری — مولانا غلام حسین
مولانا عبدالرشید غازی — مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد حسین ناصر — مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا مفتی محمد راشد مدنی — چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی — مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

انسانیت اور کائنات (منظوم)	ماہر القادری	15
سیرت النبی ﷺ کے چند پہلو	مولانا محمد فہیم پنوں عاقل	16
اہمۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (آخری قسط)	الشیخ عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	18
سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	22
پیارے نبی کی پیاری دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	26
استخارہ کرنے کا مسنون طریقہ	انتخاب: مولانا عتیق الرحمٰن	27
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	30
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب	ضبط وتحریر: حافظ خرم شہزاد	32

شخصیات

مولانا قاری محمد حیات تونسوی کی رحلت	مولانا محمد ساجد لیہ	36
مولانا امان اللہ کروڑ لعل عیسن کی رحلت	// //	37

ردقادیانیت

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت (قسط نمبر:2)	حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	38
ایک قادیانی ومسلمان کے مابین گفتگو (قسط نمبر:3)	مرسلہ: مولانا غلام رسول دین پوری	41

متفرقات

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا آنکھوں دیکھا حال	محمد مسعود حجازی	45
تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الیوم

چالیسویں آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. اما بعد!

امسال چالیسویں سالانہ آل پاکستان سالانہ ختم ت کانفرنس چناب نگر ۲۸، ۲۹/اکتوبر۲۰۲۱ء مطابق ۲۱، ۲۲/ربیع الاوّل ۱۴۴۳ھ جمعرات، جمعہ کو مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔

گزشتہ سال کانفرنس کے بعد کی میٹنگ میں طے کیا گیا تھا کہ آئندہ سال جامع مسجد ختم نبوت کے جنوب کی جانب واقع مسلم پارک میں کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس کے لئے ڈی سی چنیوٹ کے پاس درخواست جمع کرادی گئی تھی کہ مسجد اور مدرسہ جدید میں دو جگہ جمعہ کرانے، سڑکوں، چھتوں پر صفوں کے قائم ہونے کے باوجود پھر بھی لوگ جمعہ سے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا مسلم پارک مسلم کالونی چناب نگر جو چالیس سال سے کانفرنس کے کھانا کی تقسیم وتیاری کے پنڈال، رہائش اور قیام کے مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ وہاں پر کانفرنس کا اسٹیج قائم ہوجائے اور جہاں کانفرنس ہوتی ہے وہ کھانے کے تقسیم کے لئے پنڈال کے طور پر استعمال ہو۔ اس معمولی تبدیلی سے کانفرنس کے شرکاء کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مزید سہولت مل سکتی ہے۔ ورنہ لوگوں کا دریا، پہاڑوں، سڑکوں، بازاروں اور ریلوے لائن پر جھمگھٹا کئی مسائل کے جنم کا باعث بن سکتا ہے۔ ڈی سی صاحب اور ڈی. پی. او صاحب دونوں حضرات جو گزشتہ کانفرنس کے انعقاد کو اپنے سامنے دیکھ چکے تھے، انہوں نے ہماری اس تجویز سے اتفاق کیا اور وعدہ کیا کہ آپ کا حق بنتا ہے۔ چونکہ یہ پارک چالیس سال سے کانفرنس کے لئے استعمال ہورہا ہے تو اتنی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ درخواست جمع کراکر ہم فارغ ہوگئے۔ انہوں نے مقامی انتظامیہ سے رپورٹ کے لئے بھجوادی۔ کرونا نے زور پکڑا تو درخواست کی ہمارے ساتھیوں نے پیروی نہ کی۔ جب کانفرنس کا انعقاد قریب آیا تو نئی درخواست جمع کرانے کا انتظامیہ نے حکم فرمایا۔ پہلے ڈی سی صاحب تبدیل ہوچکے تھے۔ اگر پہلی درخواست پر رپورٹنگ مکمل ہونے کے بعد وہ کمشنر صاحب فیصل آباد ڈویژن کو بھجوادی جاتی تو یہاں سے سمری تیار ہوکر صوبائی حکومت سے بھی منظوری ہو جاتی۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ درخواست جمع ہوکر درمیان میں غتربود ہوگئی۔ اب ہمیں نئی درخواست جمع کرانے کا حکم بجالانا پڑا۔ حکومتی ڈیموکریسی کے سرخ فیتہ نے کام دکھایا۔ اب جب درخواست جمع کرائی گئی، رپورٹ بازی

میں کہیں کسی مہرہ نے شاخسانہ کھڑا کر دیا کہ چار دیواری نہیں، قریب میں قادیانی، مسلم مخلوط آبادی ہے۔ حالانکہ دونوں باتیں غلط تھیں۔ پوری مسلم کالونی میں سوائے ایک گھر کے کوئی قادیانی نہیں۔

چاردیواری بنیادوں سے کئی فٹ اینٹوں کی بنی ہوئی، اوپر اس کے لوہے کا جنگلہ لگا ہے۔ اس کے اردگرد قناتیں لگا دی جائیں تو خوبصورت اور محفوظ منظر بن جاتا ہے۔ اب جناب ڈی سی صاحب، جناب ڈی پی او صاحب سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ انہوں نے محل وقوع کو بھی دیکھا۔ ہمارے ساتھ وعدہ بھی کرتے رہے۔ اس سال نہیں، اگلے سال کے اشارے بھی دیتے رہے۔ اس دوران میں قائد وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری نے ہماری درخواست پر اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کیا۔ جناب کمشنر صاحب فیصل آباد ڈویژن نے ڈویژنل بھر کی ایجنسیوں کی کمیٹی کا اجلاس بلالیا۔ اس میں ڈویژن بھر کی تمام ذمہ دار انتظامیہ نے متفقہ طور پر وعدہ کیا کہ امسال اس پنڈال میں آپ حسب سابق چالیس سالہ روایات کے مطابق کھانا اور رہائش کے ساتھ، سکرین لگا کر پنڈال کے طور پر بھی استعمال کریں۔ جمعہ بھی یہاں پڑھ لیں۔ تاکہ شرکاء کی عبادت میں خلل نہ پڑے۔ اگلے سال کانفرنس کا سٹیج یہاں منتقل کرلیں اور اس کی آئندہ دو ماہ میں منظوری لے کر دینا۔ جناب کمشنر صاحب صدر اجلاس نے ذمہ داری قبول فرمائی۔ کمشنر صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ کانفرنس میں آکر اس کا اعلان بھی کریں گے۔ چنانچہ اس پر اتفاق ہوگیا۔ اچانک ملک میں تحریک لبیک کے دھرنے، مظاہرے اور لانگ مارچ نے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ اس افراتفری میں کانفرنس سر پر آگئی تو رفقاء نے یہی سوچا کہ جمعہ کا اجتماع اور پوری کانفرنس کے شرکاء سکرین کے ذریعہ اس پارک میں کانفرنس میں شرکت کریں تو پچاس فیصد ہمارا مقصد حل ہوگیا۔ باقی پچاس فیصد کام اگلی کانفرنس پر ہو جائے گا۔ اس صورت میں ہمیں بہت ہی زحمت اٹھانا پڑی۔ جمعرات کا دن، رات اور قبل از جمعہ کھانا تقسیم اسی پارک میں ہوا۔ اذان سے قبل کھانے کے نظم کو سمیٹ کر قدیم مدرسہ میں لائے اور پورا پارک جمعہ کی ادائیگی کے لئے تیار کر دیا گیا۔

پوری مقامی، ضلعی، ڈویژنل انتظامیہ نے اس پر شکریہ ادا کیا اور گواہی دی کہ فقید المثال کانفرنس کے انعقاد سے چالیس سال میں کبھی ایک چیونٹی کے پاؤں کو بھی تکلیف نہیں پہنچی۔ ایک پتہ نہیں ٹوٹا، ایک مچھر کا پر زخمی نہیں ہوا۔ اتنی پرامن کانفرنس انتظامیہ سمیت تمام ماحول گواہ ہے کہ قانون کی پابندی کی مثال قائم کر دی گئی اور ہم بھی گواہی دیتے ہیں کہ انتظامیہ نے بھی کوئی مشکل پیدا نہیں کی۔ بس امسال منظوری کی درخواست کی گمشدگی اور اس پر غلط رپورٹنگ نے جو مشکل کھڑی کی وہ باعث پریشانی تھی۔ لیکن ضلعی و ڈویژنل انتظامیہ کے تمام اعلیٰ افسران اور تمام ایجنسیوں کے مشترکہ اجلاس کے وعدہ کے بعد جو ہوا تمام حضرات رفقاء نے اس کی

بھرپور تحسین کے ساتھ بشاشت قلبی سے تمام نظم کی نئی ذمہ داریوں کو نبھانے کے عزم کا اظہار کیا اور بہادر، شیر دل مجاہدوں کی طرح اخلاص سے جان جوکھوں میں ڈال کر تمام تر وسیع نظم کو چند گھنٹوں میں قدیم مدرسہ میں منتقل کیا۔ پورے پارک کے گراؤنڈ کو جمعہ کی ادائیگی کے لئے تیار کر دیا گیا۔ پارک کے گراؤنڈ کی مغربی دیوار کے ساتھ وسط میں منبر تیار کیا گیا۔ اذان اور خطبہ ونماز، جماعت جمعہ کے لئے دیکھتے دیکھتے ہزاروں رفقاء نے ایسا خوبصورت انتظام کر دیا کہ اس سرعت سے اخلاص بھری جدوجہد پر رحمت حق کے فرشتے بھی مسکرا اٹھے ہوں گے۔ انسان کا ایمانی جذبہ صادق، فضل ایزدی کا مورد بن جائے تو پھر انہونی، ہونی بن جاتی ہے۔

ہماری خواہش تھی کہ امسال خطبہ جمعہ اور حسب سابق آخری بیان قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم کا ہو۔ چنانچہ آپ کی ڈائری پر نوٹ کرا دیا گیا۔ وعدہ بھی ہو گیا۔ لیکن آخری دنوں حضرت مولانا مدظلہم نے فرمایا کہ میری مصروفیات نے ایسا رخ اختیار کر لیا ہے کہ شاید میری حاضری نہ ہو پائے اور یہ کہ میں نے مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہم کو پابند کر دیا ہے وہ آئیں گے۔ کچھ دیر بعد مولانا عطاء الرحمٰن صاحب کا فون آ گیا کہ یہ دن میرے کراچی دیئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی مجلس کے ہی پروگرام ہیں۔ بہت ہی زیادہ تبدیلی کر کے حاضری ہوگی تو اس کی بجائے حضرت مولانا عبدالغفور صاحب حیدری کو تشریف آوری کے لئے زور لگائیں۔ حضرت حیدری صاحب مدظلہم سے رابطہ نہ ہو سکا تو فقیر راقم نے قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا مدظلہم کو میسج کیا کہ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہم کراچی ہیں۔ حضرت حیدری صاحب مدظلہم قابو نہیں آ رہے تو آپ مہربانی کر کے حضرت مولانا اسعد محمود صاحب مدظلہم کو جمعہ وآخری خطاب کے لئے پابند کر دیں۔ دو منٹ بعد حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کا جواب موصول ہوا کہ ترتیب قائم کرتے ہیں۔ تسلی کا وافر عنصر اس پیغام میں موجود تھا۔ اسی شام حضرت مدظلہم کے پرائیویٹ سیکرٹری جناب محترم محمد طارق صاحب کا فون آیا کہ جمعہ کے روز خود حضرت مدظلہم شرکت فرمائیں گے۔ لیجئے! مراد برآئی۔ جمعرات شام کو طارق صاحب نے فون سے بتا دیا کہ کانفرنس میں شرکت کے لئے اسلام آباد سے سفر شروع کر دیا ہے۔ رات فیصل آباد گزاریں گے۔ آخری بیان ہوگا۔ اس میں جمعہ پڑھانے کا وعدہ نہ تھا۔ اب جمعہ کون پڑھائے؟ کانفرنس کے آغاز سے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ جمعہ پڑھاتے رہے۔ آپ کی علالت یا کسی ضرورت سے درمیان میں اس میں تبدیلی بھی ہو جاتی۔ آپ کے وصال کے بعد کچھ عرصہ مختلف حضرات نے جمعہ پڑھایا۔ گزشتہ چند سالوں سے خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین اور حضرتؒ کے جانشین صاحبزادہ خلیل احمد جمعہ پڑھاتے آئے ہیں۔ لیکن اس سال پہلے ان کا بائی پاس ہوا۔ پھر مثانہ کی پتھری کا آپریشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے شفاء بخشی، تمام آپریشن کامیاب رہے۔ لیکن نقاہت وکمزوری کے باعث

ان کا کانفرنس میں شریک ہونا مشکل امر تھا۔فقیر نے صاحبزادہ عزیز احمد صاحب سے رابطہ کیا۔ان کے حکم پر صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سے فون پر عرض کیا کہ کانفرنس کے آغاز سے آج تک چالیس سال میں آپ کا ناغہ نہیں ہوا۔تشریف نہ لانے سے روایت ٹوٹ جائے گی۔انہوں نے بھی فرمایا کہ میری طبیعت پر بھی یہی تأثر ہے۔لیکن کمزوری نے گھیر رکھا ہے۔اچھا برادر بزرگ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب سے مشورہ کرتا ہوں۔مشورہ میں یہی طے پایا کہ صرف جمعہ کے اجلاس میں شرکت ہوگی۔ابھی تک یہ طے نہ تھا کہ خطبہ جمعہ وجمعہ جماعت کی امامت بھی کرسکیں گے یا نہ۔اس پر پھر رابطہ ہوا تو فرمایا کہ صرف حاضری، خطبہ وجماعت کے لئے ابھی سے سوچ رکھیں۔

اس مرحلہ پر امیر مرکزیہ حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہم سے استدعاء کی کہ آپ خطبہ جمعہ ونماز جمعہ کی امامت سے سرفراز فرمائیں۔آپ نے فرمایا کہ کمزوری کے باعث بسااوقات اٹکن ہوجاتی ہے۔متبادل نظم کرلیں تو اچھا ہوگا۔تمام صورت حال کے بعد مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ جمعرات عشاء کے اجلاس میں اسٹیج پر مہمانوں کو دیکھ کر فیصلہ کریں گے۔چنانچہ آپ نے تحریری طور پر حسب وعدہ مطلع کیا کہ کراچی مجلس کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ خطبہ وجماعت جمعہ کے امور سرانجام دیں گے۔غرض کانفرنس سے ایک دن پہلے حتمی طور پر طے کرلیا تھا کہ جمعہ کی نماز اورسکرین لگا کر پوری کانفرنس کی کارروائی کے لئے پارک کو استعمال میں لایا جائے گا۔چنانچہ جمعہ کے روز قاری محمد زبیر نے پارک کی مغربی دیوار کے وسط میں ممبر کا انتظام کرایا۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اوران کے تمام رفقاء نے اساتذہ، مدرسین، مبلغین، طلباء اور رضاکاران نے مل کر کھانے کے پنڈال کو جمعہ کے لئے فارغ کردیا۔پارک میں سائبان پہلے لگے تھے۔اتنا بڑا وسیع پارک کا خوبصورت منظر جمعہ کی ادائیگی کے لئے آنکھوں کے سامنے پاکر ہر دیکھنے والے کی آنکھ اشکبار اوردل فرحت اورانبساط سے معمور ہوگئے۔

سوا ایک بجے جلسہ کی کارروائی ختم کر کے اعلان کیا گیا کہ تمام تر شرکاء پارک میں جمعہ کے لئے جمع ہوں۔مسجد کے سپیکروں کا کنکشن بھی پارک میں قائم کردیا گیا۔پارک میں جمعہ کی اذان کیا ہوئی کہ پورے ماحول میں حق تعالیٰ کی تقدیس وکبریائی کے ترانے بلند ہونے لگے۔مہمان حضرات کو قدیم مدرسہ کی عقب کی سڑک سے پارک میں جمعہ کے لئے لایا گیا۔حضرت امیر مرکزیہ اور دیگر علماء ومشائخ کی پارک میں آمد پر خوشی سے پورے ملک کے شرکاء والہانہ انداز میں اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے لگے۔ہر طرف ایسا روحانی منظر بنا جو قابل رشک تھا۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی رفقاء کو صفوں میں بیٹھنے کے اعلان کرنے لگے۔کانفرنس کے شرکاء کا نظم ونسق اورعظمت ووقار کے ساتھ جوق درجوق، انبوہ درانبوہ چل کر آنا،لبوں پر شکر کے کلمات، دلوں

میں تقدیس باری، دماغوں میں پروردگار کی حمد وثناء، درود شریف کی کثرت، ذکر واذکار سے سینے معمور، اس منظر کو جس نے دیکھا العظمۃ للہ سے سرشار ہوا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے ابتدائی کلمات ارشاد فرمائے۔ شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی نے اذان دی۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور امامت کرائی۔ حضرت امیر مرکزیہ پیر طریقت حافظ ناصر الدین خاکوانی نے رقت آمیز دعاء کرائی اور یوں پارک میں جمعہ کی ادائیگی کا مرحلہ مکمل ہوگیا۔ شرکاء، کانفرنس کے پنڈال کے لئے روانہ ہوئے۔ دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ پورا پارک، دونوں مدرسے، سڑکوں پر خلق خدا نے ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ ایک جماعت ہوئی۔ چھتوں پر چڑھنے سے لوگ بچ گئے۔ یہ کیفیت ایک طویل عرصہ کی ریاضت کے باعث نصیب ہوئی۔

حسب سابق دوستوں نے اپنی اپنی ڈیوٹیاں بطریق احسن سرانجام دیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔ اس سال پہلی بار ملک کے نامور پیر طریقت حضرت سید مختار الدین شاہ صاحب مدظلہم کربوغہ شریف نے مغرب کے بعد مجلس ذکر کرائی۔ پہلی بار حافظ محمد انس نے روٹی پکوانے اور مولانا محمد وسیم اسلم نے سالن پکوانے کے نظم میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مولانا عتیق الرحمٰن مکتبہ کے کام میں شریک کار رہے۔ باقی نظم حسب سابق رہا اور مثالی طور پر کامیاب رہا۔ اس دفعہ جن نئے مراحل سے گزرے۔ وہ عرض کردیئے۔ باقی حسب سابق رہا:

نشست اوّل: ۲۸؍اکتوبر ۲۰۲۱ء جمعرات صبح نماز فجر کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد حسن کے درس قرآن مجید سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مفتی صاحب آغاز کانفرنس سے اختتامی دعاء تک شریک کانفرنس رہے۔

نشست دوم: ۲۸؍اکتوبر جمعرات دس بجے دن آغاز۔

صدارت: صاحبزادہ نجیب احمد صاحب (خانقاہ سراجیہ)

مہمان خصوصی: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)

تلاوت: قاری محمد شعیب (مدرس جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر)

نعت: جناب محمد عزیر، جناب خورشید احمد (راولپنڈی)

مقررین: مولانا عنایت اللہ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ)، مولانا مفتی محمد احمد (کوئٹہ)، مولانا ضیاء الدین آزاد (ماموں کانجن)، حافظ محمد اویس ابن مولانا محمد حسین ناصر (مبلغ سکھر)، مولانا محمد اصغر (متعلم دورہ حدیث شریف جامعہ ہذا)، مولانا محمد ارشاد (متعلم تخصص جامعہ ہذا)، حضرت مولانا عبدالباسط (رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلستان چمن بلوچستان)، مولانا مجاہد محمود (متعلم دورۂ حدیث شریف)، مولانا محمد عبداللہ (متعلم تخصص جامعہ ہذا)، حضرت مولانا مفتی محمد دین (خیبر پختونخواہ)،

حضرت مولانا عبدالرزاق (لکی مروت)، حضرت مولانا قاضی ہارون الرشید (راولپنڈی)، حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر (لاہور)، حضرت مولانا محمد خبیب (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا لطف اللہ میمن۔

نشست سوم: ۲۸/اکتوبر جمعرات بعداز ظہر۔

صدارت: حضرت مولانا پیر رضوان نفیس صاحب (لاہور)

تلاوت: قاری زکریا خالد صاحب

نعت: حافظ عقیل الرحمٰن (سرگودھا)، حضرت مولانا محمد سعد جالندھری (ملتان)

مقررین: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد طارق (مبلغ راولپنڈی)، حضرت مولانا محبّ النبی (لاہور)، حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں)، حضرت مولانا مفتی محمد ساجد (چیچہ وطنی)، حضرت مولانا قاری علیم الدین شاکر (ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور)، حضرت مولانا عبدالشکور شاکر (ٹیکسلا)، حضرت مولانا مفتی ذکاء اللہ (ساہیوال)، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی (مہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ)، حضرت مولانا عبدالمجیب قریشی (بیر شریف)، حضرت مولانا محمد امجد خان (رہنما جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

نشست چہارم: ۲۸/اکتوبر جمعرات بعداز عصر۔

نشست سوالات جوابات: (حضرت مولانا) فقیر، اللہ وسایا

نشست پنجم: ۲۸/اکتوبر جمعرات بعداز مغرب۔

مجلس ذکر: پیر طریقت حضرت مولانا سید مختار الدین شاہ صاحب کربوغہ شریف

بیان: مولانا قاضی ارشد الحسینی (اٹک)

نشست ششم: ۲۸/اکتوبر جمعرات بعداز نماز عشاء۔

صدارت: پیر طریقت حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہم (امیر مرکزیہ)

تلاوت: قاری مسعود احمد (شیخوپورہ)

نعت: حافظ ابوہریرہ، حافظ عبداللہ عزیز، عثمان اجمل، مسلم جان نقشبندی، امین برادران

بیان: حضرت مولانا محمد ایوب (ڈسکہ)، پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ہزاروی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی (فیصل آباد)، پیر طریقت عبدالماجد صدیقی (خانیوال)، حضرت مولانا عبید الرحمٰن انور (تلہ گنگ)، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی (لاہور)، حضرت مولانا نور الحق (مہتمم جامعہ محمودیہ میراں ناکہ کراچی)، حضرت حافظ سید کفیل شاہ بخاری (ملتان)، حضرت

مولانا عبدالشکور رضوی (فیصل آباد)، محترم جناب محمد متین خالد (لاہور)، محترم جناب سراج الحق (جماعت اسلامی پاکستان)، حضرت مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر (بنوری ٹاؤن کراچی)، حضرت مولانا قاری اکرام الحق (مردان)، حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی، حضرت مولانا ابوالخیر محمد زبیر (امیر جمعیۃ علماء پاکستان)، حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی (فیصل آباد)، محترم جناب علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری (متحدہ جمعیۃ اہل حدیث پاکستان)، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی (سرگودھا)، حضرت حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی (جھنگ)

نشست ہفتم: ۲۹؍اکتوبر جمعہ درس قرآن بعد از فجر حضرت مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)

نشست ہشتم: ۲۹؍اکتوبر جمعہ صبح دس بجے۔

صدارت: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (مرکزی ناظم اعلیٰ)

تلاوت: قاری احسان اللہ فاروقی

نعت: حافظ امان اللہ، حافظ محمد عبداللہ، جناب زین العابدین جلالی (کراچی)

بیان: حضرت مولانا محمد ساجد (مبلغ بھکر)، حضرت مولانا مختار احمد (مبلغ میرپور خاص)، محمد فرمان اللہ (ادارۃ الفرقان لاہور)، حضرت مولانا محمد خالد عابد (مبلغ سرگودھا)، حضرت مولانا راشد مدنی (سندھ)، حضرت مولانا محمد حنیف سیال (مبلغ تھرپارکر)، حضرت مولانا محمد حسین ناصر (مبلغ سکھر)، حضرت مولانا توصیف احمد (چناب نگر)، حضرت مولانا مجیب الرحمٰن مدنی (شکارپور)، حضرت مولانا عادل خورشید (مبلغ آزاد کشمیر)، حضرت مولانا محمد عارف شامی (مبلغ گوجرانوالہ)، حضرت مولانا محمد اویس (مبلغ کوئٹہ)، حضرت مولانا تجمل حسین (مبلغ نواب شاہ)، حضرت مولانا محمد سلمان (مبلغ جھنگ)، حضرت مولانا شرافت علی (مبلغ نارووال)، حضرت مولانا قاری جمیل احمد بندھانی (امیر سکھر)، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی (مبلغ رحیم یارخان)، محترم جناب عبداللہ گل (اسلام آباد)، شیخ الحدیث حضرت مولانا کریم بخش (ملتان)

دعاء: امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب دامت برکاتہم

نشست نہم: ۲۹؍اکتوبر بعد از نماز جمعہ۔

صدارت: امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب دامت برکاتہم

تلاوت: قاری محمود صدیق (فیصل آباد)

نعت: شاہد عمران عارفی (ساہیوال)، حافظ ابوبکر مدنی (کراچی)، جعفر صاحب

قراردادیں: حضرت مولانا حافظ محمد انس (ملتان)

بیان: حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب (پشاور)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

دعاء: امیر محترم حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب مدظلہ

آمد خصوصی: شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)، پیر طریقت صاحبزادہ شہاب الدین (موسیٰ زئی شریف)، شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم، پیر طریقت مولانا محبّ اللہ (لورالائی)، حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد دین پوری، شیخ الحدیث مولانا محمد طیب (فیصل آباد)، حضرت مولانا قاری محمد یٰسین (فیصل آباد)، حضرت مولانا پروفیسر محمد مکی (علی پور)

دستار بندی: یاد رہے کہ امسال بھی مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے درجہ تخصص کے مفتیان کرام، دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کرنے والے علماء کرام اور درجہ تحفیظ سے فراغت حاصل کرنے والے حفاظ کرام کی جمعہ سے قبل دستار بندی کرائی گئی۔ حضرت مولانا کریم بخش (ملتان)، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (ملتان)، حضرت مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)، حضرت مفتی شہاب الدین پوپلزئی (پشاور)، حضرت مولانا قاری عزیز الرحمٰن رحیمی، حضرت مولانا محبّ اللہ (لورالائی)، حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ان حضرات کی دستار بندی کرائی۔ فہرست یہ ہے:

سال ششم لسٹ شرکاء تخصص فی الافتاء وعلوم ختم نبوت ۴۲-۱۴۴۱ھ (۲۰۲۰ء)

نمبر مسلسل	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۱۱۵	۱	مفتی فیض اللہ	عبدالکریم	مظفرگڑھ
۱۱۶	۲	مفتی محمد امتیاز	عبدالقادر	رحیم یارخان
۱۱۷	۳	مفتی محمد ساجد	محمد امین	بہاول نگر
۱۱۸	۴	مفتی محمد مبشر	عبداللطیف	مظفرگڑھ
۱۱۹	۵	مفتی محمد یاسین	عبدالکریم	چنیوٹ
۱۲۰	۶	مفتی عنایت اللہ خان	عبیداللہ خان	کوئٹہ
۱۲۱	۷	مفتی محمد بلال	باغ علی خان	مظفرگڑھ
۱۲۲	۸	مفتی محمد سمیع اللہ	منیر احمد	رحیم یارخان
۱۲۳	۹	مفتی محمد مجتبیٰ	بشیر احمد	خانیوال
۱۲۴	۱۰	مفتی فہیم سعید	سعید احمد	مظفرگڑھ

۱۲۵	۱۱	مفتی صدام حسین	غلام حسین	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۱۲۶	۱۲	مفتی عبدالکریم	محمد اشرف	مظفرگڑھ
۱۲۷	۱۳	مفتی محمد طیب	علی احمد	رحیم یار خان
۱۲۸	۱۴	مفتی شمشیر علی	بشیر احمد	ملتان

سال پنجم لسٹ فارغ التحصیل علماء وشرکاء دورہ حدیث ۴۲-۱۴۴۱ھ (۲۰۲۰ء)

نمبر مسلسل	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۶۴	۱	مولانا شرافت علی	محمد طیب	راجن پور
۶۵	۲	مولانا محمد عدنان	حاجی اللہ ڈیوایا	بہاول پور
۶۶	۳	مولانا فیصل حیات	ظہور احمد	چنیوٹ
۶۷	۴	مولانا نصیر احمد	نور محمد	چنیوٹ
۶۸	۵	مولانا محمد زبیر	عبدالستار	جھنگ
۶۹	۶	مولانا محمد تنزیل	محمد اسحاق	رحیم یار خان
۷۰	۷	مولانا محمد ثقلین	عبدالقادر	رحیم یار خان
۷۱	۸	مولانا حسن جاوید	محمد گلزار	چنیوٹ
۷۲	۹	مولانا امیر معاویہ	غلام محمد	سندھ
۷۳	۱۰	مولانا شاہ زیب شریف	محمد شریف	سندھ
۷۴	۱۱	مولانا نیاز احمد	قادر بخش	سندھ
۷۵	۱۲	مولانا محمد عمر	خدا بخش	کراچی
۷۶	۱۳	مولانا محمد احمد	حاجی غلام اللہ	چنیوٹ
۷۷	۱۴	مولانا وحید اللہ خان	محمد انور	کراچی
۷۸	۱۵	مولانا محمد بلال شاکر	حاجی غبن	سندھ
۷۹	۱۶	مولانا محمد الیاس	عبدالرحمٰن	رحیم یار خان
۸۰	۱۷	مولانا غلام یٰسین	عمر وڈا	رحیم یار خان
۸۱	۱۸	مولانا زبیر احمد	منظور احمد	رحیم یار خان
۸۲	۱۹	مولانا محمد ایوب	اللہ دتہ	رحیم یار خان
۸۳	۲۰	مولانا عبدالرحمٰن	شیر محمد	چنیوٹ

لسٹ حفظ القرآن کامل ۴۲-۱۴۴۱ھ (۲۰۲۰ء)

نمبر مسلسل	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
۳۵۷	۱	حافظ محمد مدثر	محمد یونس	چنیوٹ
۳۵۸	۲	حافظ محمد سفیان	ناصر علی	چنیوٹ
۳۵۹	۳	حافظ محمد شاہد عمران	محمد اسلم	چنیوٹ
۳۶۰	۴	حافظ عمر فاروق	مطلوب حسین	چنیوٹ
۳۶۱	۵	حافظ محمد عدیل	عنایت اللہ	چنیوٹ
۳۶۲	۶	حافظ محمد قاسم	محمد یٰسین	اوکاڑہ
۳۶۳	۷	حافظ عمر فاروق	محمد ابراہیم	سرگودھا
۳۶۴	۸	حافظ مبشر احمد	محمد یوسف	چنیوٹ
۳۶۵	۹	حافظ محمد لقمان	عبدالستار	جھنگ
۳۶۶	۱۰	حافظ سکندر علی	مسکین علی	گجرات
۳۶۷	۱۱	حافظ طلحہ زبیر	احسان الٰہی	چنیوٹ
۳۶۸	۱۲	حافظ عبدالرحمٰن خان	منظور احمد	رحیم یار خان
۳۶۹	۱۳	حافظ سجاد علی	غلام محمد	چنیوٹ
۳۷۰	۱۴	حافظ عبدالجبار	محمد طاہر	بہاول پور
۳۷۱	۱۵	حافظ مجاہد عباس	قطب الدین	چنیوٹ
۳۷۲	۱۶	حافظ عبدالماجد	اللہ دتہ	چنیوٹ
۳۷۳	۱۷	حافظ عبدالودود	عبدالغفار	سندھ
۳۷۴	۱۸	حافظ محمود احسن	اشفاق احسن	سندھ

چالیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر کی قراردادیں

۱...... ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ آئین پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے جب کہ قادیانی جماعت انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ خود کو مسلمان قرار دے کر آئین سے بغاوت اور قانون شکنی کا ارتکاب کرتی ہے۔ اندریں حالات اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اگر وہ خود کو قانون کا پابند نہیں کرتی تو انہیں آئین شکنی اور بغاوت کے جرم میں خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے۔

۲...... ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک آئینی اور سرکاری ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی کر کے ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بنایا جائے۔

۳...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قومی اسمبلی اور سینیٹ سے عجلت میں منظور کردہ اوقاف ایکٹ مساجد، دینی مدارس اور دیگر وقف اداروں کی سلامیت و بقاء کے لئے خطرہ نیز خلاف شریعت وخلاف آئین ہے۔ یہ اجتماع اس ایکٹ کو مسترد کرتے ہوئے اس کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع پاکستان کے اکثریتی عوام اور مسلمان گھریلو تشدد بل کو خاندانی نظام، حیاء وشرم، مشرقی روایات اور شریعت اسلامیہ سے متصادم سمجھتے ہیں۔ اس بل کا مقصد مغربی تہذیب اور بے راہ روی کا فروغ ہے۔ یہ اجتماع اس بل کو یکسر مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ بل فوری طور پر واپس لیا جائے۔

۵...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے مابین ہونے والے معاہدات میں ڈیڈلاک پیدا کر کے دینی مدارس کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں۔ دینی مدارس کے اکاؤنٹس کی بندش، کوائف طلبی کے نام پر خوف وہراس، علماء کرام کو فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کے اقدامات کر کے دین دشمنی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ یہ عظیم الشان اجتماع اس معاہدہ کی تکمیل اور اس پر ڈیڈلاک کے خاتمے، بینک اکاؤنٹس رجسٹریشن اور کوائف کے معاملات حسب معاہدہ طے کرنے، علماء کے خلاف اقدامات روکنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۶...... کانفرنس کے منتظمین اپنے شرکاء جلسہ سے بھرپور استدعا کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات مثلاً شیزان، ذائقہ گھی، مشموم، پران سمیت تمام کا مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی اور محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔ منتظمین کانفرنس شرکاء سے درخواست گزار ہیں کہ تمام احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاقائی مبلغین سے رابطہ قائم کر کے عملی میدان میں اس کام کا حصہ بنیں۔

۷...... عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء سے درخواست ہے کہ اس وقت ملک بھر کے اہم شہروں، دیہات وقصبات تک سرکاری سطح پر بلدیہ کی منظوری سے اہم چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ کراچی، نواب شاہ، دریا خان، کنڈیارو، سکھر، رحیم یار خان، بہاول پور، لاہور، قصور، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بھکر، چوک اعظم، چنیوٹ، فیصل آباد، پشاور، مردان، چارسدہ، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ، ایبٹ آباد، مانسہرہ، شیخوپورہ، میانوالی، جوہر آباد، تلہ گنگ، اپر دیر میں اہم چوک ختم نبوت چوک بن چکے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں سات چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ یہ چوک مستقل تبلیغ اور آگاہی کا ذریعہ ہیں۔ تمام شرکاء اپنے اپنے شہروں میں سرکاری سطح پر چوک منظور کرا کر وہاں ختم نبوت چوک کے نمایاں

بورڈ لگوائیں۔ جہاں ہر وقت ختم نبوت کی تبلیغ ہوگی وہاں آپ کا کاز بھی آگے بڑھے گا۔ بطور مہم وتحریک کے اس کام کو بڑھائیں۔

۸...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چالیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر کا عظیم الشان اجتماع آزاد کشمیر اور پنجاب اسمبلی کی طرف سے نکاح فارموں میں عقیدہ ختم نبوت پر مشتمل حلف نامے کو شامل کرنے کے اقدام کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے سپیکر پنجاب اسمبلی جناب چوہدری پرویز الٰہی اور محرکین قرارداد کی اس عمدہ کاوش کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ آئندہ بھی ایوان اقتدار میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی شمع کو روشن رکھے گے۔

۹...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع چنیوٹ انتظامیہ کے تمام اداروں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے تمام تر انتظامات کی تکمیل کے لئے بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس کا یہ اجتماع مشائخ عظام، مشائخ حدیث، علماء کرام، مہتممین حضرات جو کانفرنس کی تیاری کے لئے ہمارے شانہ بشانہ رہے، دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ اجتماع عوام الناس کا بھی دل سے شکرگزار ہے کہ وہ اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر کانفرنس میں تشریف لائے۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

مولانا عادل غنی کا دورہ سکھر

عالمی مجلس ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد عادل غنی سکھر جماعت کی دعوت پر تشریف لائے۔ ۲۳ر اکتوبر ۲۰۲۱ء صبح ۹ تا ۱۲ بجے تک جامعہ ادارۃ الفرقان اللہ والی مسجد میں ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے دو گھنٹے گفتگو کی۔ ۲۳ر اکتوبر بعد نماز عشاء اقصیٰ مسجد عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کیا۔ ۲۴ر اکتوبر صبح ۹ تا ۱۲ بجے تک مولانا محمد عادل غنی اور مبلغ سکھر مولانا محمد حسین ناصر نے جامعہ دارالعلوم سکھر میں ختم نبوت کے حوالے سے بیان کیا۔ بعد نماز مغرب جامعہ مدینۃ العلوم صدیقیہ اکٹیر محلّہ روڑی میں مغرب تا عشاء ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو کی۔ ۲۵ر اکتوبر بروز پیر صبح ۱۰ تا ۱۲ بجے تک جامعہ اشرفیہ سکھر میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے حوالہ سے دو گھنٹے بیان کیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ حمادیہ منزل گاہ میں بیان ہوئے۔ عالمی مجلس سکھر کے امیر مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا مفتی عبدالباری، مولانا مفتی نذیر احمد عثمانی، مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی، مولانا مفتی محمد یاسین نے ان تمام پروگراموں میں بھرپور سرپرستی فرمائی۔ پروگراموں کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا مفتی محکم دین مھر، جناب محمد مبشر حسین، جناب محمد عزیر گجر، جناب محترم منیر احمد مھر ودیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔ تمام پروگراموں کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد حسین ناصر نے طلباء سے سوال وجواب کی نشست کی جس میں صحیح جواب دینے والے کو کتاب کی صورت میں نقد انعام سے نوازا گیا۔

انسانیت اور کائنات

ماہر القادری

ہے لبِ بلبل پہ شور مرحبا میرے لئے
مانگتے ہیں صبح کو غنچے دعا میرے لئے

چاندنی کیا ہے؟ میرے ذوق نظر کی اک کنیز
ہے عروس کہکشاں زریں قبا میرے لئے

کامیابی عکس میرے ناخن تدبیر کا
دہر کا ہر عقدۂ مشکل ہے وا میرے لئے

تلخیٔ ایام میرے واسطے صہبائے عیش
عشق کا زہر ہلاہل ہے دوا میرے لئے

میرے خوش کرنے کو ہیں طاؤس رقصاں دشت میں
چل رہی ہے باغ میں ٹھنڈی ہوا میرے لئے

کی گئی میرے لئے آراستہ بزم جہاں
دی گئی ہے چاند سورج کو ضیا میرے لئے

میرے نظارے کی خاطر جھومتی ہے شاخ گل
نغمہ زن ہیں قمریاں خوشنوا میرے لئے

میری ہستی کے لئے ہے دور میں جام حیات
ہو رہی ہے دہر کی نشوونما میرے لئے

ظلمتوں سے اخذ کرتا ہوں میں نور سرمدی
موت کی چھاگل میں ہے آب بقا میرے لئے

میری راحت کے لئے انگارے بن جاتے ہیں پھول
چھوڑ دیتا ہے سمندر راستہ میرے لئے

میرے محسوسات کے حسن لطافت کو نہ پوچھ
نبض کس کی موج ہے بانگ درا میرے لئے

میری خاطر بادۂ کوثر کے ساغر سر بمہر
شاہدان خلد ہیں ناکتخدا میرے لئے

ذرہ ذرہ بزم گیتی کا ہے مصروف عمل
اور ان سب کوششوں کا ہے صلا میرے لئے

(ہفت روزہ سیرت لاہور ۲۷؍دسمبر ۱۹۶۸ء)

سیرت نبوی ﷺ کے چند پہلو

مولانا محمد فہیم: پنوعاقل

آپ ﷺ کی ذات وصفات ایسی ہیں کہ ہر انسان کی کامیابی کے لئے ان کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ یہاں آپ ﷺ کی سیرت کے چند پہلوؤں کو بیان کیا جاتا ہے۔

۱...... **صورتِ زیبا:** حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔ گویا آپ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے۔ جب آپ ﷺ مسکراتے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔

۲...... **حضور ﷺ کا طیب ومطیّب ہونا:** حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے کوئی عنبر اور کوئی مشک اور کوئی خوشبودار چیز رسول اللہ ﷺ کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہرگز نہیں دیکھی۔

۳...... **خلقِ عظیم:** اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذاتِ کریم میں مکارمِ اخلاق، محامدِ صفات اور ان کی کثرت وقوت اور عظمت کے لحاظ سے قرآنِ کریم میں مدح وثنا فرمائی ہے اور ارشاد ہے: ’’انک لعلیٰ خلق عظیم ‘‘ترجمہ: بلاشبہ آپ بڑے ہی صاحبِ اخلاق ہیں۔ ایک روایت میں ہے: مجھے اچھے کاموں کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

۴...... **حلم وعفو:** حضور اکرم ﷺ کے صبر، بردباری اور درگزر کرنے کی صفات نبوت کی عظیم ترین صفتوں میں سے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی اپنے ذاتی معاملہ اور مال ودولت کے سلسلے میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ مگر اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دیا تو اس سے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بدلہ لیا اور حضور ﷺ کا سب سے زیادہ اشد وسخت صبر غزوۂ احد میں تھا کہ کفار نے آپ ﷺ کے ساتھ جنگ ومقابلہ کیا اور آپ ﷺ کو شدید ترین رنج والم پہنچایا مگر آپ ﷺ نے ان پر نہ صرف صبر وعفو پر ہی اکتفا فرمایا بلکہ ان پر شفقت ورحم فرماتے ہوئے ان کو اس ظلم وجہل میں معذور گردانا اور فرمایا: اے اللہ میری قوم کو راہِ راست پر لا کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

۵...... **صبر واستقامت:** حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا اور ایک دفعہ تیس رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے کی کوئی چیز

ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس کے جو بلالؓ نے اپنی بغل کے اندر چھپا رکھا تھا۔

٦...... **فطرتِ سلیمہ**: آپ ﷺ تمام احوال واقوال وافعال میں کبائر و صغائر سے بھی معصوم تھے آپ ﷺ سے کسی قسم کی وعدہ خلافی یا حق سے اعراض کا صدور ممکن ہی نہ تھا نہ قصداً، نہ سہواً، نہ صحت میں، نہ واقعی مراد لینے میں، نہ خوش طبعی میں، نہ خوشی میں، نہ غضب میں۔

٧...... **ایفائے عہد**: جنگِ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی اور مسلمانوں کو ایک ایک آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ حذیفہ بن یمانؓ اور ابو سہیلؓ دو صحابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم مکہ سے آرہے ہیں۔ راستے میں کفار نے ہم کو گرفتار کر لیا تھا اور اس شرط پر رہا کیا ہے کہ ہم لڑائی میں آپ ﷺ کا ساتھ نہ دیں گے لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا ہم ضرور کافروں کے خلاف لڑیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں تم اپنا وعدہ پورا کرو اور لڑائی کے میدان سے واپس چلے جاؤ۔ ہم مسلمان ہر حال میں وعدہ پورا کریں گے۔ ہم کو صرف خدا کی مدد درکار ہے''

٨...... **شجاعت**: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اور لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ سخاوت، شجاعت، قوتِ مردی اور مقابل پر غلبہ۔ اور آپ ﷺ نبوت سے قبل بھی اور بعد یعنی زمانہ نبوت میں بھی صاحبِ وجاہت تھے۔

٩...... **سخاوت**: حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اول تو تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے (کوئی بھی سخاوت کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا، کہ) خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کی حالت میں آپ ﷺ نے پہنی، اسی وقت ایک شخص نے مانگ لی، آپ ﷺ نے مرحمت فرمادی۔

١٠...... **تواضع**: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے ابنِ مریم کی تعریف کی ہے، کیونکہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ بس تم میری نسبت اتنا ہی کہہ سکتے ہو کہ محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

یہ بھی تنقید ہے: ایک ڈرامہ نویس نے اپنے ایک ڈرامے کی سٹیج پرفارمنس پر جارج برنارڈ شا کو دعوت دی کہ وہ اس پر اپنی ناقدانہ رائے سے نوازیں۔ اتفاق سے برنارڈ شا سارے ڈرامے کے دوران میں سوئے رہے تھے، خاتمہ پر ڈرامہ نویس نے شکایت آمیز لہجے میں کہا: ''میں آپ کی تنقید جاننا چاہتا تھا لیکن آپ سوئے ہی رہے۔'' شا نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا: ''بھئی سونا بھی تو ایک طرح کی تنقید ہے۔'' (کشت زعفران ص١٧٠)

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

آخری قسط

مصنفہ: الشیخ عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

امرنہم...... آنحضرت ﷺ کا مؤمن امتیوں سے محبت کرنا

آنحضرت ﷺ کا دنیا سے رخصت ہونے والوں اور بعد میں آنے والے مؤمن امتیوں سے محبت کرنا۔

''صحیح مسلم'' کی روایت ہے: ''حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مقبرہ (یعنی جنت البقیع) میں (دعاء مغفرت کے لئے) تشریف لے گئے، چنانچہ (وہاں پہنچ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: اے مؤمنین کی جماعت! تم پر سلامتی ہو! (یعنی آپ ﷺ نے اہل قبور کو سلام کیا اور فرمایا:) ہم بھی ان شاء اللہ! تم سے ملنے والے ہیں، اور میں اس بات کی تمنا رکھتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں! صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے دوست ہو، اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی (دنیا میں) نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی امت میں سے جو لوگ ابھی نہیں آئے انہیں آپ قیامت میں کس طرح پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ! کہ اگر کسی شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ اور پاؤں والے گھوڑے ہوں اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان لے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہاں! یارسول اللہ! (ان امتیازی اوصاف کی بنا پر تو وہ یقیناً پہچان لے گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (قیامت میں) وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آئیں گے۔ (لہٰذا اس علامت سے میں انہیں پہچان لوں گا) اور میں حوض کوثر پر ان کا میر سامان ہوں گا (یعنی میں ان لوگوں سے پہلے ہی خدا تعالیٰ کے ہاں پہنچ کر ان کی مغفرت وبخشش اور بلندیٔ درجات کے اسباب درست کروں گا)''

ہم رسول اللہ ﷺ کا قرب کیسے حاصل کریں؟

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک اصول ذکر فرمایا ہے: ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین، وحسن اولئک رفیقا. ذٰلک الفضل من اللّٰہ وکفیٰ باللّٰہ علیما (النساء: ۶۹، ۷۰) ﴿جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا سو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ ہیں، اور اچھی ہے ان کی رفاقت۔ یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔﴾

اطاعت سے مراد: اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے مراد یہ ہے: کہ ان کی کامل فرماں برداری کی جائے وہ اس طرح کہ تمام فرائض ادا کیے جائیں اور ''اوامر'' کو بجالایا جائے اور ''نواہی'' سے بچا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کی جائے۔ اور آپ ﷺ کی مبارک سنت کی پیروی کی جائے۔ جو آدمی اس اصول کے مطابق زندگی گزارے گا اسے کل بروز قیامت آپ ﷺ کا قرب اور آپ ﷺ کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی، جیسا کہ آیت مبارکہ سے واضح طور پر اس کا ثبوت مل رہا ہے۔

نیز اس آیت مبارکہ کے شان نزول میں اکثر مفسرین حضرات خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ کا واقعہ نقل کرتے ہیں، وہ یہ کہ: حضرت ثوبانؓ حضور ﷺ کے بہت شیدائی تھے، انہیں آپ ﷺ سے بہت زیادہ محبت تھی، آپ ﷺ سے جدائی پر صبر نہیں کر سکتے تھے، انہیں آپ ﷺ کے بغیر قرار ہی نہ آتا تھا۔ ایک دن خدمت گرامی میں اس انداز میں حاضر ہوئے کہ صورت غمگین ہے اور چہرے کا رنگ اترا ہوا ہے، غم کے آثار چہرے سے نمودار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی (کہ خیر تو ہے؟ آج چہرے کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟) تو انہوں نے عرض کیا: کہ مجھے اور تو کوئی دکھ درد اور کوئی تکلیف نہیں۔ بس اتنی سی بات ہے کہ حضور ﷺ کی زیارت نہ کروں تو اشتیاقِ ملاقات میں جی بالکل اچاٹ ہو جاتا ہے اور بے قراری بڑھ جاتی ہے۔ جب تک زیارت نہ کرلوں چین نہیں آتا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آپ قیامت کا تذکرہ فرماتے ہیں تو سوچتا ہوں کہ جنت میں داخلہ ملا بھی تو آپ ﷺ سے ملاقات کیسے ہوگی؟ وہاں دیدار کیسے کرسکوں گا؟ اس لئے کہ آپ ﷺ تو انبیاء علیہم السلام کے درجات میں ہوں گے؟ اور میں تو آپ کے غلاموں کے درجے میں ہوں گا اور اگر سرے سے جنت میں داخلہ ہی نہ ہوا تو پھر تو ہمیشہ کے لیے ملاقات سے گئے (دیدار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بے چینی اور بے قراری سی ہے جو مجھے کھائے جارہی ہے) تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ومن یطع اللّٰہ والرسول .... الخ!'

جس میں اللہ سبحانہ' وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ قیامت کے دن انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ہوگا اور اسے ان کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی۔ اور انعام یافتہ حضرات چار قسم کے ہیں: (۱): انبیاء علیہم السلام: جن پر اللہ کی طرف سے وحی آئے، اور علم وعمل میں کامل ہوتے ہیں اور کمالات کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدسیہ اور تجلیات وانوارِ ذاتیہ میں مستغرق ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں تاکہ بندے ان پر عمل کر کے اپنی دنیا وآخرت کو سنوار لیں۔ (۲): صدیقین: جو سراپا سچے ہوتے ہیں اور صدق واخلاص میں اور اقوال وافعال میں ظاہر وباطن میں انبیاء علیہم السلام کے متبع ہوتے ہیں۔ اور جو احکام خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو آتے ہیں ان کا جی خود بخود اس پر گواہی دیتا ہے اور وہ بلا دلیل ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام کے کامل متبع

ہونے کی وجہ سے انوارِ قدسیہ کے سمندر میں مستغرق ہوتے ہیں، اور انہیں معرفت کامل حاصل ہوتی ہے اور نبی پر اترنے والی وحی کا عکس اور پرتو ان کے قلوبِ اطہر پر وارد ہوتا ہے۔ (۳) شہداء: وہ حضرات ہیں جو پیغمبروں کے حکم پر عمل پیرا ہو کر دین حق کی سر بلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں۔ (۴) صالحین: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اتباع میں اپنی عمریں اور اپنے اموال صرف کر دیتے ہیں اور تمام رذائل اور بری باتوں سے اپنے نفوس کو پاک رکھتے ہیں، اور ہمیشہ یادِ خداوندی میں غرق ہوتے ہیں اور غیر اللہ کی محبت اور گناہوں کی کثافت سے اپنے آپ کو آلودہ نہیں کرتے۔ فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہوتے ہیں۔

خلاصہ: یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اصول وضابطہ قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ میں قیامت تک کے لئے ذکر فرما دیا ہے کہ جو آدمی بھی اللہ اور اس کے رسول (حضرت محمد ﷺ) کی اطاعت کرے گا ان کے حکموں پر چلے گا اسے (فرقِ مراتب اور تفاوتِ درجات کے ساتھ) ''انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء، صالحین'' کی رفاقت ومعیت نصیب ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ اس نعمت کو جتلاتے ہوئے فرمایا: ''وحسن اولئک رفیقا '' (اور بہت اچھی ہے ان لوگوں کی رفاقت) اور جب چاہیں گے اپنے اپنے مقامات میں رہتے ہوئے بُعد مسافت کے باوجود ایک دوسرے کی سہولت کے ساتھ زیارت کر سکیں گے اور بہ سہولت ایک دوسرے سے ملاقات کر سکیں گے۔

تنبیہ: آیت مبارکہ کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ نبی بن جائے گا جیسا کہ ملعونِ کائنات مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت بتاتی ہے جو سراسر دجل وفریب پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت ورسالت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرما کر قیامت تک کے لئے آپ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کے قانون کا اعلان فرما دیا ہے۔ اب جو اس قانون کو توڑے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ومجرم تو ہوگا مطیع وفرماں بردار نہیں ہوگا۔ اس آیت مبارکہ پر مفصل بحث اور قادیانی شکوک وشبہات اور ان کے جوابات کے لئے دیکھئے! قادیانی شبہات کے جوابات حصہ اوّل از صفحہ ۶۵ تا ۷۶۔

احادیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنے ساتھ محبت کرنے کا معیار بھی بتلا دیا ہے کہ میرے ساتھ کتنی محبت ہونی چاہئے؟ جیسا کہ ''صحیح بخاری شریف'' میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ اسے میرے ساتھ محبت اپنے ماں باپ، اہل وعیال اور اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔''

امر دہم ...... آنحضرت ﷺ کا ساری مخلوقات سے محبت کرنا

ا...... الخلق عيال الله الخ: یوں تو آپ ﷺ نے اللہ کی تمام مخلوقات سے محبت کرنے کی تعلیم دی

ہے لیکن بنی آدم کے ساتھ خصوصیت سے محبت کرنے کا حکم فرمایا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بنی آدم کی تکریم اوران کے خصوصی اعزاز کا ذکر فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:’’و لقد کرّمنا بنی اٰدم و حملنٰھم فی البر و البحر و رزقنٰھم من الطیبٰت و فضلنٰھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا (بنی اسرائیل: ۷۰) ‘‘(اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو،اور سواری دی ان کو جنگل اور دریا میں،اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے،اور فضیلت دی ہم نے ان کو بہتوں سے جن کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر) تو ہر آدمی کے لئے بنی آدم میں محبت کا ظہور ہونا چاہیئے! اوران کی نفع رسانی کی فکر کرنی چاہیئے! اسی لئے آپ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ اس کی تعلیم دی ہے، چنانچہ ’’طبرانی‘‘ کی ’’معجم کبیر‘‘ میں ہے:’’حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخلوق سب کی سب اللہ کا عیال ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ آدمی ہے جو اس کے عیال کی نفع رسانی کرے۔‘‘

نفع رسانی کا مطلب یہ ہے کہ شب وروز ان کو اللہ کا راستہ بتلائے، ان کی تعلیم وتربیت کی فکر کرے ،ان کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرے، ان پر شفقت سے پیش آئے، اور اپنی ضرورت سے زائد چیزیں ان پر خرچ کرے، ان پر دنیوی واخروی احسان کرے (یعنی ان کی دنیوی واخروی فوز وفلاح کی فکر کرے)

دیکھئے! رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مبارک کس قدر جامع ہے جس میں آپ ﷺ نے خلقِ خدا کو علمی وعملی اور مالی وجاہی، غرض ہر لحاظ سے نفع پہنچانے کی اشارۃً وکنایۃً اور صراحۃً ودلالۃً سفارش فرمائی ہے۔(اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے! آمین!)

۲...... اللّٰھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون: امام اوزاعیؒ کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ خبر پہنچی: کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ اُحد میں تشریف لے گئے اور مشرکین نے آپ کو زخم پہنچایا تو آپ ﷺ اپنا خون مبارک پونچھتے اور ساتھ یہ فرماتے: اگر میرے خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر گیا تو تم پر آسمان سے عذاب اتر پڑے گا۔ پھر فرمایا: اللّٰھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون (اے اللہ! میری قوم کو بخش دے! اس لئے کہ انہیں میری عظمت شان کا علم نہیں) اور ’’صحیحین‘‘ کی روایت میں ہے:’’حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ: گویا وہ منظر اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انبیاء گزشتہ (علیہم السلام) میں سے کسی ایک نبی کا واقعہ بیان فرمارہے تھے کہ انہیں ان کی قوم نے اتنا مارا کہ انہیں لہولہان کردیا تو وہ اپنے چہرے سے خون بھی صاف کرتے جاتے اور یہ بھی فرماتے جاتے:’’اللّٰھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون ‘‘اور’’امام مسلمؒ نے اپنی ’’صحیح مسلم‘‘ میں حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت نقل کی ہے: کہ آپ ﷺ سے کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! مشرکین کے خلاف بددعا کیجئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں لعنت کرنے والا بناکر نہیں بھیجا گیا ہوں، بلاشبہ میں تو رحمت بناکر بھیجا گیا ہوں۔‘‘

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

ا...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینے کو بھی حلال جانتے تھے۔ پس میں اور میرا بھائی انیس اور میری والدہ نکلے۔ ہم اپنے ماموں کے پاس گئے۔ ہمارے ماموں نے ہمارا خوب اعزاز واکرام اور خاطر مدارت کی۔ جس کی وجہ سے ان کی قوم نے ہم پر حسد کرنا شروع کردیا اور ہمارے ماموں سے کہا کہ جب تو اپنے اہل سے نکل کر جاتا ہے تو انیس ان سے خلط ہوجاتا ہے۔ جب ہمارے ماموں نے انہیں جو کچھ کہا گیا تھا ہم پر الزام لگایا۔ میں نے کہا تو نے ہمارے ساتھ جو نیکی کی تھی اسے تو نے اس الزام کی وجہ سے خراب کردیا ہے۔ اب ہمارا اکٹھا نبھاؤ مشکل ہے۔ ہم اپنے اونٹوں کے قریب آئے ان پر اپنا سامان لادا اور ہمارے ماموں نے کپڑا ڈال کر رونا شروع کردیا۔ پس ہم تو چل پڑے اور مکہ شریف کے قریب پہنچ گئے۔ انیس نے ہمارے اونٹوں اور اتنے ہی اور اونٹوں پر شرط لگالی شاعری پر (کہ کس کے اشعار اچھے ہیں) پس وہ دونوں کاہن کے پاس گئے تو اس نے انیس کو اچھا قرار دے دیا تو انیس ہمارے اونٹوں کو اور اتنے ہی اور اونٹوں کو لے کر آیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے بھتیجے! (عبداللہ بن صامت راوی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات سے تین سال پہلے ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں نے کہا کس کے لئے؟ انہوں نے کہا اللہ کے لئے۔ میں نے پوچھا رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جدھر خیال آجاتا اور میرا رب جدھر رخ کردیتا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا، پھر جب رات کا آخری حصہ ہوتا میں اپنے آپ کو اس طرح ڈال لیتا گویا میں کمبل ہوں یہاں تک کہ سورج بلند ہوجاتا۔ انیس نے کہا مجھے مکہ شریف میں ایک کام ہے تو میرے معاملات کی دیکھ بھال کرنا۔ انیس مکہ شریف آیا اور پھر کچھ عرصہ بعد واپس آیا تو میں نے احوال پوچھے تو اس نے بتایا کہ میں مکہ میں ایک شخصیت سے ملا ہوں جو تیرے دین پر ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے بتایا کہ لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود شاعر تھا اس نے کہا کہ میں کاہنوں کی بات سن چکا ہوں۔ ان کا کلام کاہنوں جیسا نہیں اور میں نے اس کے اقوال کا شعراء سے بھی موازنہ کیا ہے لیکن میرے بعد کسی کو یہ کہنے کی بھی جرأت نہیں کہ یہ شعر ہے۔ اللہ کی قسم وہ البتہ سچا ہی ہے اور دوسرے لوگ جھوٹے ہیں۔

میں نے کہا اب تم میرے معاملات کی دیکھ بھال کرو میں جاتا ہوں اور دیکھ لاتا ہوں۔ پس میں مکہ آیا۔ ان میں سے ایک ضعیف آدمی کو ڈھونڈا میں نے پوچھا وہ کدھر ہیں جن کو تم صابی (باپ دادے کا دین چھوڑنے والا) کہتے ہو۔ اس بڈھے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا یہ دین بدلنے والا ہے۔ پس وادی والوں میں سے ہر ایک یہ سنتے ہی مجھ پر کوڑوں اور ہڈیوں کے ساتھ ٹوٹ پڑا۔ یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش آیا میں اٹھا دیکھا تو میں گویا سرخ بت (خون میں لت پت) تھا۔ میں زمزم کے پاس آیا، اپنا خون دھویا، پھر اس کا پانی پیا اور اے بھتیجے (راوی عبداللہ بن صامت) تین رات دن ٹھہرا رہا اور میرے لئے زمزم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی۔ میں اس قدر موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئیں (شکن ٹوٹ گئے) اور میں نے اپنے جگر پر بھوک کا ضعف نہیں محسوس کیا۔ اسی دوران ایک چاندنی رات میں جب اہل مکہ سو گئے، اس وقت کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کر رہا تھا۔ دو عورتیں طواف کرنے لگیں اور اساف اور نائلہ (بتوں کے نام ہیں) کو پکار رہی تھیں۔ جب وہ طواف کرتے کرتے میرے پاس سے گزریں تو میں نے کہا ان بتوں کا آپس میں نکاح کرا دو۔ لیکن وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں۔ پھر جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے بغیر کنایہ کے صراحۃً کہہ دیا ''آلہ مثل لکڑی کے'' وہ چلّاتی بڑبڑاتی ہوئی کہنے لگیں کاش! اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی موجود ہوتا۔

راستہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ پہاڑی سے اترتے ہوئے ان عورتوں کے سامنے سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کعبہ اور اس کے پردوں کے ساتھ ایک صابی آیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے ایسی بات کہی جو منہ کو بھر دینے والی ہے (سخت بات ہے) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، حجر اسود کا بوسہ لیا اور آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر نماز ادا کی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا وہ آدمی ہوں جس نے اسلام کے طریقے کے مطابق سلام کیا۔ میں نے کہا ''السلام علیک یا رسول اللہ'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وعلیک ورحمۃ اللہ'' آپ ﷺ نے پوچھا تو کون؟ میں نے عرض کیا قبیلہ غفار کا آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اٹھا کر انگلیاں پیشانی پر رکھ لیں۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ شاید کہ آپ ﷺ کو میرا قبیلہ غفار سے ہونا ناپسند ہے۔ میں آپ ﷺ کو ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ کے ساتھی نے مجھ کو روک لیا اور وہ مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے بارے میں واقفیت رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب سے ہے؟ میں نے بتایا تین دن رات سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کون دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا سوائے زمزم کے کوئی کھانا نہیں ہے۔ میں اسی سے موٹا بھی ہو گیا ہوں۔ پیٹ کے بل

ختم ہوگئے اور جگر میں بھوک کی وجہ سے ضعف بھی محسوس نہیں کرتا۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ پانی بابرکت ہے یہ کھانے کا کام کرتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کے رات کے کھانے کی مجھے اجازت مرحمت فرمادیں۔وہ دونوں حضرات چلے، میں بھی ساتھ چلا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور ہمارے لئے طائف کی کشمش نکال لائے۔یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا۔پھر کچھ وقت ٹھہرا رہا۔پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کھجوروں والی زمین دکھائی گئی ہے۔میرا خیال یہ ہے کہ وہ یثرب (مدینہ شریف) ہی کا علاقہ ہے۔تم میرا پیغام اپنی قوم کو پہنچا دینا۔قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ان کو فائدہ پہنچائے اور ان کی وجہ سے تجھے اجر ملے۔

پھر میں واپس انیس کے پاس آ گیا تو اس نے پوچھا تو نے کیا کیا؟ میں نے بتایا کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور تصدیق کر چکا ہوں۔انیس نے کہا مجھے بھی تیرے دین سے اعراض نہیں، میں بھی اسلام قبول کرتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں۔پھر ہم اپنی والدہ کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ مجھے بھی تمہارے دین سے اعراض نہیں، میں اسلام قبول کرتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں۔پھر ہم نے اپنا سامان لادا اور اپنی قوم غفار کے پاس آئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہوگئے اور ان کے سردار ایماء بن رحضہ انصاری تھے اور باقی نصف نے کہا جب رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائیں گے تو ہم بھی مسلمان ہوجائیں گے۔پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو باقی آدھے بھی مسلمان ہوگئے اور قبیلہ اسلم کے لوگ بھی حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! جس دین پر ہمارے بھائی مسلمان ہوئے ہیں ہم بھی اسلام لاتے ہیں۔پس وہ بھی مسلمان ہوگئے تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی ’’قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ حفظ وامان میں رکھے۔‘‘ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۶)

۲...... دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے۔نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دورکعتیں ادا کیں۔میں ملا سلام کے بعد آپ ﷺ نے پوچھا تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے عرض کیا پندرہ دن سے یہاں ہوں۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۹۶)

۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے زادراہ لیا اور ایک پانی کا مشکیزہ لادکر مکہ شریف پہنچے۔مسجد میں پہنچے اور نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنا شروع کردیا اور آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے اور آپ ﷺ کے بارے میں پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔یہاں تک کہ رات ہوگئی اور لیٹ گئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو اندازہ لگایا کہ یہ مسافر ہے تو حضرت تحقیق کے لئے ان کے پیچھے پیچھے

رہے اور صبح تک کسی نے کسی سے بات نہ کی۔ جب صبح ہوگئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی مشک اور زادراہ اٹھایا اور مسجد چلے گئے۔ یہ دن بھی اسی طرح گزر گیا اور نبی ﷺ کی زیارت نہ ہوسکی۔ شام ہوگئی اور اپنے ٹھکانے پر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ ابھی اس آدمی کو منزل مقصود حاصل نہیں ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اپنے ساتھ لے گئے لیکن دونوں حضرات میں بات چیت کوئی نہ ہوئی۔ تیسرے دن بھی یہی صورت حال رہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو پھر ساتھ لے گئے اور بات کا سلسلہ شروع فرمایا کہ بھائی بتاؤ تو سہی تمہاری غرض کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے پکّا وعدہ کرو کہ میری صحیح صحیح رہنمائی کرو گے پھر بات بتاتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ فرمالیا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا مقصد بتلایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔ جب صبح ہوجائے تو میرے ساتھ چلنا (میں تمہاری ملاقات کراؤں گا) اگر کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں پانی کے بہانے رک جاؤں گا اور تم چلے جانا اور اگر میں چلتا رہوں تو تم میرے پیچھے پیچھے چلتے رہنا جہاں میں جاؤں تم بھی آجانا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہوگئے۔ آپ ﷺ سے ہم کلام ہوئے اور اسی محفل میں ہی اسلام قبول کرلیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابھی واپس اپنے علاقے چلے جاؤ اور اپنی قوم کو تبلیغ کرتے رہو۔ پھر جب میرا پیغام آئے تو پھر آجانا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یارسول اللہ ﷺ واللہ! میں تو اپنے اسلام کا اظہار مکہ والوں کے سامنے برملا کروں گا۔ پس چلے اور مسجد حرام میں آکر بلند آواز سے کلمہ پڑھا اشھد ان لاالٰہ الّا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ مشرک تو ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے مار مار کر لٹا دیا۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آگئے اور آکر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھک گئے اور قوم سے فرمایا تم پر افسوس ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ قبیلہ غفّار سے تعلق رکھتے ہیں اور تمہارا تجارت کا راستہ شام کی طرف انہی کے پاس سے گزرتا ہے تو اس طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی جان چھڑائی۔ اگلی صبح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر یہی کلمہ بآواز بلند کہا تو مشرک پھر ٹوٹ پڑے اور مار پٹائی شروع کردی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پھر جھک پڑے اور چھڑالیا۔

(مسلم شریف ج۲ص۲۹۷)

فائدہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والوں میں سے چوتھے یا پانچویں نمبر پر ہیں۔ قبول اسلام کے بعد اپنے قبیلے میں دعوت اسلام جاری رکھی اور غزوہ خندق کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے وصال تک آپ کے ساتھ رہے۔ ۳۱ھ میں ربذہ کے ویرانے میں انتقال فرمایا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (از ترجمہ مسلم ص۴۱۶)

پیارے نبی کی پیاری دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... نبی کریم ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے: ’’اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ کَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَدِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّمِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ‘‘

۲...... حضرت عثمان ابن ابان ؓ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کو یہ دعا پڑھی: ’’بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ‘‘اس دن اسے کوئی مصیبت اچانک نہیں آئے گی اور جس نے رات کو یہ دعا پڑھی اس رات اسے کوئی مصیبت اچانک نہیں آئے گی۔ ایک اور روایت میں تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ یعنی تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام۔

۳...... حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ چند کلمات ایسے ہیں جو بھی انہیں کہے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی تصدیق فرماتے ہیں ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ‘‘اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے: ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ‘‘تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے سچ کہا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ ‘‘اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری ہی بادشاہی ہے اور میرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اور جب بندہ کہتا ہے ’’لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ‘‘اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا برائی سے بچنے اور نیکی کی طاقت میری ہی توفیق سے ہوتی ہے۔

۴...... حضرت عبداللہ ابن علقمہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ ؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ فرمایا کہ جب مؤذن نے اذان دی تو انہوں نے اسی طرح کہا (یعنی اَللّٰهُ اَکْبَرُ کے جواب میں اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے جواب میں اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے جواب میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ) اور جب مؤذن نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہا تو آپ نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور جب مؤذن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا تو آپ نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور اس کے بعد اسی طرح جس طرح مؤذن نے کہا (یعنی اَللّٰهُ اَکْبَرُ کے جواب میں اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے جواب میں لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

۵...... حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں کثرت سے یہ پڑھا کروں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بے شک یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

استخارہ کرنے کا مسنون طریقہ

انتخاب: مولانا عتیق الرحمٰن

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ استخارہ کے متعلق ایک نہایت مختصر کارآمد و نافع بحث ناظرین کے لئے کردی جائے حدیث شریف میں ہے:

’’عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ‘‘ (بخاری)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ سب کاموں میں استخارہ کی دعا نہایت اہتمام وتاکید سے سکھاتے تھے جیسے کہ قرآن کی سورۃ اہتمام سے سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص تم میں سے کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یوں دعا کرے کہ: ’’یا الٰہی میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں تیرے علم کی استعانت سے اور تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں خیر کے حاصل ہونے پر بواسطہ تیری قدرت کاملہ کے اور تجھ سے تیرے فضل وکرم کا طلب گار ہوں یااللہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قادر نہیں۔ یااللہ تو ہر کام کی بھلائی برائی کو جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو چھپی ہوئی چیزوں کو جاننے والا ہے۔ یااللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کام کا ارادہ ہو یہاں اس کا نام لینا چاہئے) میرے لئے دین ودنیا اور انجام کار میں بہتر ہے تو تو اس کو میرے لئے مہیا اور آسان فرمادے اور پھر اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ کام (جس کام کا ارادہ ہو اور یہاں بھی اس کا نام لے) میرے لئے دین ودنیا اور انجام کار میں برا ہے اس کو مجھ سے دور کردے اور میرے دل کو اس سے پھیر دے اور مہیا فرمادے میرے لئے بھلائی جہاں کہیں ہو اور پھر مجھ کو اس سے راضی کردے۔‘‘

اس دعا کے ترجمہ سے ناظرین کو تھوڑی سی توجہ کرنے سے دعا کے آداب پر بھی اطلاع ہوسکتی ہے۔

یہ ہے تعلیم نبوی کہ امت مرحومہ کے کشود کار اور حل مشکلات کے لئے ان کی رہنمائی فرمائی۔ اس کہنے میں بالکل مبالغہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے غریب اور اپاہج مفلس اور ناچار عاجز اور بے کس لوگوں کو بھی کامیابی اور مقصد براری کا نہایت سہل طریق تعلیم فرما کر عبد کو اپنی حاجات ومشکلات میں رب العباد کی طرف متوجہ ہونے کا امر فرمادیا اور عاجز انسانوں کی بے جا خوشامد ومنت وسماجت سے بچادیا۔ استخارہ کا مسنون طریق کہ جس میں کسی کو خلاف نہیں یہی ہے استخارہ مسنونہ میں خواب کا دیکھنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں کام کرنے یا نہ کرنے پر ایک قوت واطمینان پیدا ہو جاتا ہے جو حقیقت میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے دل میں القا ہوتا ہے۔ ایک اندھے آدمی کو اس کی لاٹھی پکڑ کر راستہ پر ڈال دینے سے جس طرح اس کی منزل آسان ہوتی ہے ایسے ہی نماز استخارہ سے بندہ عاجز کی ہدایت ہوتی ہے۔ ایک بڑا نفع استخارہ کا یہ ہے کہ جس کام کے لئے استخارہ کیا جائے اگر اس میں خیر ونفع نہیں تو منجانب اللہ دوسرا کام جس میں نفع وخیر ہے مہیا ہو جاتا ہے چناں چہ کسی بزرگ کا مقولہ ہے۔ ’’مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ‘‘ جو شخص استخارہ کرتا ہے وہ ٹوٹے میں نہیں رہتا اور جو اہل الرائے سے مشورہ کرتا ہے وہ نادم نہیں ہوتا۔ مثل مشہور ہے پنچ مل کیجئے کاج ہارے جیتے آئے نہ لاج۔

ایک اور بزرگ کا مقولہ ہے: ’’مَنْ أُعْطِیَ الْاِسْتِخَارَةَ لَمْ یَمْنَعِ الْخِیْرَةَ. ‘‘ جس کو خدا کی طرف سے استخارہ کی توفیق ہوئی وہ بھلائی سے روکا نہیں جاتا۔ اب تک بعض جاہلوں میں رواج ہے کہ شادی بیاہ کی تاریخ پنڈت اور نجومیوں سے دریافت کرتے ہیں اور سفر وغیرہ کے وقت کی تعیین میں نجومیوں کے معتقد بن جاتے ہیں۔ اور وہ یہ نہیں جانتے کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ اچھا اگر یہ پانڈے اور نجومی ورمّل غیب کی خبر رکھتے ہیں تو اپنے آپ سے شرور وآفات کو کیوں دفع نہیں کر لیتے۔ کوئی نجومی لوگوں سے تو غیب کی خبریں اندھا دھند بیان کرتا تھا اور اس کی بیوی فاحشہ تھی اس کا آشنا اس کے گھر میں آیا کرتا تھا اپنے گھر کی اصلا خبر نہ تھی۔ سعدیؒ نے اسی کے متعلق اس شعر مسکت میں داد قابلیت دی ہے۔

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست چوں نہ دانی کہ در سرائے

قرآن پاک کی پاکیزہ اور صحیح تعلیم ہے۔ ’’وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ‘‘ اور ’’لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَامَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ‘‘ خدا تعالیٰ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے تکلیف کبھی نہ پہنچتی۔

اہل سنت کا قدیم اور صحیح عقیدہ یہی ہے کہ غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ شریعت غرّا میں ان سب عقائد باطلہ کی نفی فرمادی ہے اور شگون وٹوٹکے اور نجوم وغیرہ کا ابطال فرمادیا ہے۔ اور ان سب

کی بجائے استخارہ کی اجازت اور تاکید فرمائی ہے کہ اس میں بندہ مومن کا سراسر نفع ہے توحید کا اذعان حاصل ہوتا ہے ایمان میں قوت بڑھتی ہے اپنا عجز اور خدا تعالیٰ کی قدرت پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں چوں کہ علم دین سے بدشوقی ہے نہ پڑھتے ہیں نہ پوچھتے ہیں اس لئے صحبت بد کے اثر سے متاثر ہوکر دائرہ شریعت سے خارج ہونے کی نوبت بھی آ جاتی ہے۔ بہت سے افعال ایسے کر بیٹھتے ہیں کہ جو صریح کفر ہیں کفر کی کوئی بات زبان سے نکالنا اور کافروں کا سا کوئی کام کرنا اور اس کی وقعت و تصدیق قلب میں ہونا کفر ہے: ’’اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ‘‘:......الحاصل استخارہ ایک نعمت ہے جو رسول اللہ ﷺ نے باقتضائے شفقت عامۂ مومنین کو بتاکید اس کا حکم فرمایا: ’’وَالنَّاسُ عَنْھَا غَافِلُوْن‘‘

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ استخارہ اس مباح کام میں کرنا چاہئے جس کی بھلائی اور برائی میں تردد ہو مثلاً کوئی شخص تجارت یا ملازمت یا نکاح کرنا چاہتا ہے اور تردد ہے کہ اس تجارت یا ملازمت یا اس نکاح میں نفع ہوگا یا نقصان تو ایسی صورت میں استخارہ کرنا مسنون ہے۔ اور جو کام سراسر خیر محض اور طاعت ہو اس میں استخارہ کرنا ممنوع ہے ہاں تعیین وقت یا کسی حالت خاص کے اعتبار سے مناسب ہے۔ مشہور ہے کہ ’’در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست‘‘ ایسے ہی واجب اور مستحب کے کرنے اور حرام ومکروہ سے بچنے کے لئے بھی استخارہ نہ کرنا چاہئے کیوں کہ واجب کا کرنا ضروری اور مستحب کا بجالانا ثواب اور ترک حرام ومکروہ ضروری ہے۔ پھر استخارہ سے کیا حاصل۔ ایسے ہی کھانا پینا جو امور طبعیہ ہیں اور جن کی روزانہ ضرورت ہے ایسے امور میں بھی استخارہ نہ کرنا چاہئے۔

ایک مرتبہ استخارہ کرنے سے اگر تردد رفع نہ ہو تو دوسری، تیسری بار کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تردد رفع ہوکر ایک جانب پر دل کو اطمینان ہو جائے گا۔ حضرت انسؓ سے ایک روایت میں یہ ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے دعائے استخارہ تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ سات بار پڑھ پھر دیکھ جو بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے دل میں القاء ہو اس کو کر وہ تیرے لئے بہتر ہے۔ (ماخوذ ماہنامہ القاسم دیوبند شوال ۱۳۳۲ھ)

سرگودھا میں قادیانی خاتون کا قبول اسلام

سرگودھا کی رہائشی خاتون رمیزہ طلعت بنت چوہدری لیاقت علی دلشاد نے مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہاتھ گواہوں کی موجودگی میں اسلام قبول کرلیا۔ نومسلمہ نے اپنے حلفیہ بیان میں کہا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں جھوٹا مفتری دجال اور کذاب سمجھتی ہوں، اسے اور اس کے ماننے والوں کو مرتد اور خارج اس از اسلام جانتی ہوں۔ میرا آج کے بعد جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

علامہ اقبال اور مسولینی: جن دنوں علامہ اقبال روما میں مقیم تھے، مسولینی نے اپنے عملے کا ایک آدمی آپ کے پاس بھیجا اور کہا کہ آپ مجھ سے ملئے۔ علامہ تشریف لے گئے۔ دوران گفتگو میں شہروں کا ذکر آیا تو علامہ نے فرمایا ’’ہمارے نبی ﷺ نے ہدایت کی تھی کہ جب مکہ یا مدینہ کی آبادی ایک خاص حد سے تجاوز کر جائے تو لوگ دوسرا شہر آباد کرلیں۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ اگر کسی خاص شہر کی آبادی ایک مقررہ حد سے بڑھ جائے تو اس کی تہذیبی قوت واثر کے عناصر کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کیا اچھا ہو کہ ہر شہر کی ایک خاص حد مقرر کر دی جائے۔‘‘ یہ سن کر مسولینی نے دونوں ہاتھ میز پر مارے اور چلاّ کر کہنے لگا ’’واقعی یہ بہترین نظریہ ہے۔‘‘ (کشت زعفران ص ۱۰۶)

چودھری شہاب الدین اور علامہ اقبال: پنجاب کے جلیل القدر ارباب سیاست میں چودھری سر شہاب الدین کی شخصیت بہت ممتاز تھی۔ آپ بڑے قابل وکیل اور نہایت کامیاب صدر مجلس قانون ساز تھے۔ علامہ اقبال سے پرانی دوستی تھی۔ رنگ کالا تھا۔ نہایت گراں ڈیل اور بالا بلند آدمی تھے اور کھانے پینے میں دور دور تک اپنا حریف نہ رکھتے تھے۔ علامہ صاحب قریب قریب ہر ملاقات میں ان پر ایک آدھ پھبتی کس دیتے اور اگر وہ برا مانتے تو کہتے: ’’چودھری صاحب! تمہیں دیکھتے ہی مجھ پر لطیفوں کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ خدا کے لئے مجھے پھبتی سے نہ روکا کرو۔‘‘ ایک دن چودھری صاحب سیاہ سوٹ پہنے بار روم میں آ گئے۔ علامہ نے دیکھا تو چونک کر بولے: ’’ہائیں، چودھری صاحب بغیر لباس ہی چلے آئے۔‘‘ (کشت زعفران ص ۱۰۹)

کپاس وچ کٹا: ایک دفعہ شاہدرہ میں پارٹی ہوئی۔ بہار کا موسم تھا۔ چودھری (شہاب الدین) صاحب، جنہوں نے از سرتا پا سفید لباس پہن رکھا تھا، دور سے آتے دکھائی دیئے تو علامہ نے بے اختیار پنجابی میں کہا: ’’او دیکھو، کپاہ وچ کٹا وڑ گیا‘‘ (یعنی دیکھنا کپاس کے کھیت میں بھینس کا کٹا گھس گیا) یہ سنتے ہی ساری محفل کشت زعفران بن گئی۔ (کشت زعفران ص ۱۰۹)

دو آتشہ مزاح: ایک دن جارج برنارڈ شا نے کسی اور مزاح نگار کو تجویز پیش کی: ’’آؤ ہم دونوں مل کر ایک کتاب لکھیں تاکہ مزاح دو آتشہ ہو جائے۔‘‘ اس ادیب نے جواب میں کہا: ’’مسٹر شا! کہیں گدھے اور گھوڑے کو بھی ایک ساتھ جوڑا جا سکتا ہے؟‘‘ شا نے فوراً جواب دیا: ’’بھئی! اگر یہ تجویز پسند نہیں آئی تو نہ

سہی، لیکن مجھے خواہ مخواہ انسان سے گھوڑا کیوں بنا رہے ہو۔‘‘ (کشت زعفران ص۱۷۰)

لا پانی پلا: امیر خسرو ؒ کی طبیعت میں اختراع وصنعت وایجاد کے ساتھ ساتھ ظرافت اور بذلہ سنجی کا مادہ بہت تھا۔ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود ان کے گیت، پہیلیاں، کہہ مکرنیاں، انمل اور دو سخنے وغیرہ آج تک سب کو مرغوب چلے آتے ہیں۔ تبرک کے طور پر ایک انمل ملاحظہ کیجئے: ایک دن امیر خسرو سفر کر رہے تھے۔ ایک کنویں پر چار پنہاریاں پانی بھر رہی تھیں۔ امیر خسرو کو رستہ چلتے چلتے پیاس لگی تو کنویں پر جا کر ایک سے پانی مانگا۔ ان میں ایک انہیں پہچانتی تھی۔ اس نے اوروں سے کہا کہ دیکھو خسرو یہی ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا تو خسرو ہے جس کے سب گیت گاتے ہیں اور پہیلیاں، کہہ مکرنیاں اور انمل سنتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہاں! اس پر ان میں سے ایک بولی کہ مجھے کھیر کی بات کہہ دے۔ دوسری نے چرخے کا نام لیا، تیسری نے ڈھول اور چوتھی نے کتے کا۔ امیر خسرو نے کہا کہ مارے پیاس کے دم نکلا جاتا ہے، پہلے پانی تو پلا دو۔ وہ بولیں، جب تک ہماری بات نہ کہہ دے گا پانی نہ پلائیں گی۔ امیر خسرو نے جھٹ کہا:

کھیر پکائی جتن سے، چرخہ دیا جلا آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا
لا پانی پلا (ص۱۷۴)

نماز جنازہ: ایک دفعہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ سے کسی نے دریافت کیا کہ طوائف کی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ’’جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں، ان کا جنازہ پڑھتے ہو یا نہیں؟‘‘ اس نے کہا: ’’پڑھتا ہوں۔‘‘ آپ نے فرمایا: ’’تو پھر طوائف نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟‘‘ (ص۱۷۵)

دندان شکن: حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید ؒ سے کسی نے دریافت کیا: ’’انگریز کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنا فطرت کے خلاف ہے، چونکہ انسان ڈاڑھی کے بغیر پیدا ہوا ہے لہٰذا اسے ڈاڑھی کے بغیر ہی رہنا چاہئے۔‘‘ مولانا نے تبسم فرماتے ہوئے کہا: ’’پھر تو انگریزوں کو چاہئے کہ سارے دانت توڑ ڈالیں۔ کیونکہ انسان بغیر دانتوں کے پیدا ہوتا ہے، دانت تو بعد میں نکلتے ہیں۔‘‘ مجلس میں سے ایک صاحب بولے: ’’واہ مولانا نے کیسا دندان شکن جواب دیا ہے۔‘‘ (ص۱۷۶)

شاعر چور: فارسی کا مشہور شاعر انوری ایک بار بازار سے گزر رہا تھا، اس نے ایک آدمی کو دیکھا جو اس کا کلام لوگوں کو پڑھ کر سنا رہا ہے، انوری نے اس سے پوچھا: ’’یہ تم کس شاعر کا کلام پڑھ رہے ہو؟ کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے؟‘‘ اس آدمی نے جواب دیا: ’’یہ میرا کلام ہے اور میرا نام انوری ہے۔‘‘ انوری نے جواب دیا ’’بھئی شعر چور تو ہم نے بہت دیکھے تھے، مگر شاعر چور کبھی نہ دیکھا تھا۔‘‘ (ص۱۷۷)

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب

ضبط تحریر: حافظ خرم شہزاد

گرامی قدر امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اکابر علمائے کرام، مشائخ عظام، بزرگان ملت، میرے دوستو اور بھائیو! ہر سال کی طرح اس سال بھی یہاں چناب نگر میں اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا ہے۔ میں اس کی کامیابی پر آپ تمام حضرات کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ایسی کانفرنسوں میں آپ کی شرکت اور دلچسپی دنیا کو یہ پیغام دے رہی ہے کہ پاکستان میں قادیانیت کا عنصر دوبارہ سر نہیں اٹھا سکے گا۔ برصغیر کا یہ سب سے بڑا فتنہ ہے اور اس فتنے کی سرکوبی اگر دنیا میں کہیں ہوئی ہے تو یہ شرف پاکستان کی پارلیمنٹ کو حاصل ہے اور ان شاء اللہ العزیز یہ تاریخ کے اوراق پر ایک ایسا نقش ہے کہ جسے آنے والا مستقبل کبھی بھی محو نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کا محافظ ہے اور ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت بھی اللہ نے ہی کرنی ہے، ہم تو ایک سبب کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، اگر اللہ نے ہمیں اس مقصد کے لئے چنا ہے تو ہمارے لئے اس سے بڑی خوش بختی اور نہیں ہوسکتی۔ ہمیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ اس پر قادر تھا اور ہے کہ ہمیں فاسق وفاجر اور ڈاکوؤں کے گروہ میں لے جا کر بٹھا دے۔ لیکن اللہ نے ہمیں علماء، دینداروں اور اہل علم کا ماحول دیا ہے اور روحانی طور پر ایک خوش بودار اور خوش گوار ماحول دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی کے آخری سانس تک اس ماحول سے وابستہ رکھے۔ (آمین)

میرے محترم دوستو! جس وطن عزیز کو ہم نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کے نعرے سے حاصل کیا تھا اور جس نعرے کی اساس پر پورے برصغیر کے مسلمانوں نے قربانیاں دی تھی، سات دھائیاں اس ملک کی گزر چکی ہیں پون صدی کے قریب ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ آج بھی اسلام کے نام لیوا مضطرب ہیں۔ ہمیں اس وقت بھی اسلام کے بارے میں تشویش ہے۔ یہ ملک اگر اسلام کے نام پر لیا تھا تو یہاں اسلام کو محفوظ ہونا چاہئے تھا، پھر اس کی ضرورت نہیں تھی کہ ہم اسلام کی حفاظت کی جنگ لڑیں۔ یہ ریاست کی ذمہ داری تھی کہ وہ اسلام کی حفاظت کرے لیکن ریاست تو اسلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ وہ تو مغرب کی غلامی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ مغربی تہذیب، فکر اور سوچ ان کے اوپر مسلط ہے، اور اپنے مشوروں میں اس بات پر ان کی ساری سوچ پر مرکوز ہوتی ہے کہ ہم کون سی ایسی بات کریں یا کون سا ایسا کام کریں کہ جس سے مغرب ہم سے راضی ہو جائے۔ اللہ کو راضی کرنے کی کوئی سوچ نہیں ہے۔ ہمیں وہ منزل کب ملے گی اور کب وہ اطمینان ملے گا؟

یہاں تو اگر علماء سیاست سے وابستہ رہتے ہیں تو بار بار انہیں احساس دلایا جاتا ہے کہ آپ تو شریف لوگ ہیں آپ کیوں سیاست کرتے ہیں؟ ۔’’مولوی صاحب! سیاست تو آپ کا کام نہیں ہے‘‘۔ تو پھر جولوگ سیاست کرتے ہیں وہ کم ازکم اپنے متعلق تو گواہی دے رہے ہیں ناں کہ وہ بدمعاش ہیں۔ ان کے ہاں شرافت نام کی کوئی چیز نہیں اس لئے سیاست کرتے ہیں۔ لیکن میرا عقیدہ اور ایمان ہے کہ جو شخص اسلام کے نظامِ سیاست کا انکار کرتا ہے وہ **الیوم اکملت لکم دینکم** کا انکار کررہا ہے۔

دین اسلام انبیاء علیہم السلام سے ہوتا ہوا جناب رسول اللہ ﷺ پر آ کر مکمل ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے اس نظام کو نعمت سے تعبیر کیا اور اس طرح ہمارے اوپر نعمت تمام کردی۔ تو پھر کیا سیاست انبیاء علیہم السلام کا وظیفہ نہیں رہا ہے؟ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:’’**کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلماھلک نبی خلفه آخر ولانبی بعدی**‘‘بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام سیاست کیا کرتے تھے یعنی ان کے مملکتی اور اجتماعی نظام کی تطبیق اور اس کا انتظام وانصرام کیا کرتے تھے، ایک (نبی) جاتا تھا دوسرا اس ذمہ داری کو سنبھالتا تھا، اور اب یہ ذمہ داری میری ہے اور اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تو ختم نبوت کو سیاست کے ذیل میں ذکر کیا ہے اور آپ علمائے کرام ہمیں کہتے ہیں کہ یہ غیر سیاسی موضوع اور سیاست سے بالاتر عنوان ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ختم نبوت ہی تو ہماری سیاست کی اساس ہے۔ اگر علمائے کرام سیاست سے لاتعلق ہوجائیں کمروں اور حجروں میں گوشہ نشینی اختیار کرلیں تو پھر دین ایک نامکمل صورت میں امت سے امت کی طرف اور ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوگا۔ اس کو مکمل بنائیں اور علمائے کرام ذرا اپنے اندر ہمت پیدا فرمائیں۔

ایک دفعہ ڈیرہ اسماعیل خان میں ہمارے مخدوم حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم تشریف لائے تھے، وہاں ’’حضرت شیخ الہندؒ سیمینار‘‘ تھا، اور اس سے انہوں نے خطاب کیا۔ اور اس اجتماع میں انہوں نے حضرت شیخ الہندؒ کی یہ بات نقل کی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ:’’جو علماء محراب اور حجرے میں بیٹھ کر دین کی اس خدمت کو اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں، وہ دین کے خادم نہیں (بلکہ) وہ دین کے دامن پر بدنما داغ ہیں۔ ‘‘حضرت شیخ الہندؒ کے نام لیواؤ! یہ بات میں نہیں کہہ رہا (بلکہ) ان کے گھر کا بندہ کہہ رہا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ ختم نبوت کا انکار اور اسلام سے بغاوت تو قادیانی کررہا ہے، اگر یہ خالصتاً مذہبی مسئلہ ہے تو پھر امریکا اور یورپ اسے کیوں سپورٹ کررہے ہیں؟ ہمارے حکمران اسے کیوں سپورٹ کررہے ہیں؟ قادیانت کو سپورٹ کرنا اگر اس سے امریکہ اور یورپ کی سیاست کا کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر تو ہم بھی کہیں کہ ہمارا تو اس سے زیادہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر وہ اسے اپنے سیاسی مقاصد، مغرب اور انگریز کے مفادات اور

اس کے لئے استعمال ہوتا رہا تو پھر حکمرانوں کے مفادات کے لئے ایسے فرقوں کا استعمال ہونا اور ظالم قوتوں کے لئے جو قوتیں استعمال ہوتی ہیں تو اس کا مقابلہ کرنا اس کو بھی پھر اس طرح کی سیاست نہ کہا جائے۔ تم تو امریکہ کے لئے استعمال ہو، تم تو انگریز کا خود کاشتہ پودا ہو اور تمہیں تو پورا یورپ سپورٹ کرے اسلام کو کمزور کرنے لئے اور ہم کہیں کہ اس کا تعلق سیاست سے نہیں ہے، بڑا ظلم ہے۔

علمائے کرام! میری باتوں پر بیٹھ کر ذرا نظر ثانی اور غور کریں اس بات پر! میں جلسوں میں روایتی تقریر کرنے نہیں آیا کرتا اور نہ میں مقرر اور خطیب ہوں۔ جو روایتی طریقے ہیں مقررین اور خطیبوں کے مجھے وہ طریقے نہیں آتے۔ میں ایک مشن اور نصب العین رکھتا ہوں اور اپنے نصب العین کی طرف آپ کو بلاتا ہوں۔ میں اسلام کی جامعیت اور اس کی ہمہ گیریت اور اس کی آفاقیت کی طرف آپ کو بلاتا ہوں۔ آئیں! ہم اس مقصد کے لئے ایک ہو جائیں۔ آج کے حکمرانوں کو جس راستے سے اقتدار کے ایوانوں تک پہنچایا گیا، یہ مفت میں نہیں تھا بلکہ ایک ایجنڈے کے ساتھ تھا۔ اس ایجنڈے میں قادیانیوں کو دوبارہ مسلمان قرار دینا، انسدادِ توہین رسالت قانون کو ختم کرنا، توہین رسالت کے مرتکب لوگوں کو جیلوں سے نکال کر آزاد کرنا اور آج بھی تحریری طور پر مغرب کی طرف سے جو خطوط اور رپورٹس آتی ہیں وہ سب یہ باتیں کہہ رہے ہیں۔ تو پھر ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟ اب تک حکمران ایسا کیوں نہیں کر پائے؟

میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے آپ کے سامنے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ نہیں ہے کہ وہ نہیں کرنا چاہتے، الحمدللہ! ہم نے انہیں ایسا کرنے نہیں دیا، بلکہ اس میدان میں انہیں شکست دی ہے۔ اور میں آج بھی اس اجتماع سے حکمرانوں کو پیغام بھیجنا چاہتا ہوں کہ جو عزائم تمہارے اندر موجود ہیں، واپس ہو جاؤ ورنہ پھر انتہائی ذلیل اور ناکام انجام کا انتظار کرنا۔ یہ باتیں وہ کر چکے ہیں اور جتنا ان کے بس میں تھا کر چکے ہیں، **قد بدت البغضاء من افواھھم وماتخفی صدورھم اکبر** وہ تمہارے عزائم کو جانتے ہیں۔ شاید کسی مدرسے کے حجرے میں پڑھانے والا مدرس نہ جانتا ہو۔ شاید کسی محراب میں محصور ایک مولوی صاحب نہ جانتا ہو، لیکن ہم میدان کے لوگ ہیں اور اس سیاست کی غلام گردشوں میں چالیس سال گزر گئے لہٰذا ہم جانتے ہیں کہ تمہارے عزائم کیا ہیں اور تم کیا سوچتے ہو لیکن ہم پُرعزم ہیں اور ان شاء اللہ دین اسلام اور آئین پاکستان کی اسلامی دفعات اور ختم نبوت کے عقیدے اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے آج کا یہ جلسہ عزم کرتا ہے کہ ہم ہر قیمت پر اس کی حفاظت کریں گے اور اس کے لئے جان دینا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

میرے محترم دوستو! پاکستان میں آپ کو دو طرح کے لوگ نظر آئیں گے۔ کچھ لوگ ہیں جو اپنے

آپ کو لبرل اور سیکولر کہتے ہیں اور ہم اپنے الفاظ میں انہیں مذہب بیزار کہتے ہیں۔ یہ طبقہ اگر پاکستان اور پاک فوج کے خلاف بولے یا پاکستان کے جرنیلوں کو گالیاں دے تب بھی وہ محفوظ ہیں اور اگر کوئی مذہبی تنظیم اللہ کے دین کی بات کرتی ہے تو اسے کالعدم اور دہشت گرد کہہ دیا جاتا ہے۔آج کل بھی آپ مناظر دیکھ رہے ہیں۔ یہ امتیاز کیوں ہے؟ مطالبات جائز بھی ہوسکتے ہیں، غلط بھی ہوسکتے ہیں۔ اس سے آپ اختلاف بھی کرسکتے ہیں لیکن اپنے مطالبے کے لئے آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے مظاہرہ کرنا یہ کون سا ایسا جرم ہے کہ آپ ان کو غدار، دہشت گرد کہیں اور ان پر گولیاں بھی چلائیں یہ کون سا انصاف کا راستہ ہے؟ تو انصاف والو! یہ انصاف کی تحریک نہیں ہے آپ کے رویوں سے انصاف تاریک نظر آتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اس محاذ پر جو کام کررہی ہے ہم اس محاذ پر ان کے سپاہی کی طرح کام کریں گے اور اس ملک کو ایک مضبوط اور مستحکم اسلامی مملکت بنانے کی تحریک کو آگے بڑھائیں گے (ان شاء اللہ) ہم سب ایک صف میں ہیں اور ایک محاذ پر ہم نے لڑنا ہے اور حکمرانوں کو اتنا بتادیں کہ ہماری ایک تاریخ ہے اور جب ہم اپنی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو الحمدللہ ثم الحمدللہ! آج اپنے تک بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تاریخ پر اور ہمارے اکابر واسلاف کے قریب سے بھی خوف نہیں گزرا اور ہم بھی الحمدللہ اپنے اندر کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔ اور پھر حکمران بھی آج جیسے ہوں، ایسے حکمرانوں سے بھی آدمی ڈرتا ہے؟ اِن کی ذرا شکلیں دیکھو یہ ان سے ڈرنے والی ہیں؟ ہمیں تو یہ مکھی کے پَر کے برابر بھی نظر نہیں آتے۔

میرے محترم دوستو! اس محاذ پر ان شاء اللہ آگے بڑھیں گے اور اپنے عقائد کا تحفظ کرنا آپ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں، اس لئے آپ اپنی تاریخ پڑھ لیں، آپ کی تاریخ آپ کے لئے خود ایک سبق ہے، آپ کی ماضی کی تاریخ وہ آپ کے مستقبل کی روشنی ہے اسی میں ہم نے اپنے مستقبل کو طے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دین کا حافظ اور محافظ ہو اور اس راستے میں ہمیں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منور حسین شاہ جلد ساز ختم نبوت دفتر ملتان کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ ساتھی اور جلد ساز جناب منور حسین شاہ کے بھتیجے اور جناب حافظ اقبال حسین کے جواں سال بیٹے حافظ وقاص حسین بخاری ۱۵/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو معمولی روڈ ایکسڈنٹ کی وجہ سے انتقال کر گئے، مرحوم سعودی عرب میں حفظ قرآن کریم کی تعلیم سے بچوں کو مستفید کررہے تھے۔ ادارہ لولاک مرحوم کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ کریم پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔

مولانا قاری محمد حیات تونسوی کی رحلت

مولانا محمد ساجد: لیہ

بستی مڑل تحصیل تونسہ جناب محمد علی رند بلوچ کے گھر میں ۱۹۵۲ء میں ایک بچہ نے آنکھ کھولی، جس کو محمد حیات کے نام سے موسوم کیا گیا، کروڑ میں اپنے ماموں حافظ محمد بخش کروڑی کے ہاں حفظ کیا،، ابتدائی کتب جامعہ شرف الاسلام قاسمیہ چوک سرور شہید مولنا عبدالمجید فاروقی کے پاس پڑھیں، دورہ حدیث شریف ۱۹۷۸ء میں جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا، فراغت کے بعد کچھ عرصہ جہانیاں منڈی، اور جھنگ شہر کے بعد کوٹ شاکر جھنگ میں ۱۴ سال تک اپنی خطابت سے سادہ لوح مسلمانوں کے عقائدواعمال کی اصلاح کرتے رہے، بعدازاں فتح پور جامع مسجد الحسین کی خطابت سنبھالی اور مدرسہ انوارالزہراء للبنات کی بنیاد رکھی، علاقہ بھر کی بچیاں آپ کے گلشن سے تعلیم نبوی سے آراستہ ہورہی ہیں، آپ حق گو، نڈر عالم دین تھے، آپ انتہائی خوش اخلاق، ہنس مکھ، ملنساز، دلفریب بارعب شخصیت تھے۔ آپ نے زندگی بھر ناموس رسالت وختم نبوت وناموس صحابہ کے لئے قربانیاں دیں، قیدوبند کی صعوبتیں سہتے رہے اور استقامت پر گامزن رہے، اپنے چھوٹوں کے حوصلے بلند کرتے تھے مجلس تحفظ ختم نبوت سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے جب سے راقم مجلس کا مبلغ منتخب ہوکر حاضر ہوا ہمیشہ محبت دی، اوراپنے بنین وبنات کے مدرسہ کے پروگرام کی ہمیشہ اطلاع کی، اوروقت بھی عنایت فرماتے، آپ ایک نظریاتی تحریکی آدمی تھے تمام دینی تحریکوں میں شرکت کرتے تھے۔

جنرل ضیاءالحق کے دوراقتدار میں معروف سائنسدان ڈاکٹرعبدالسلام قادیانی کونوبل پرائز ایوارڈ دیا گیا، چونکہ عبدالسلام قادیانی جھنگ کا رہائشی تھا اسلئے اپنے والدین اوراعزہ واقارب کی ملاقات کے لئے آنا تھا، جھنگ میں اس کے اعزاز میں بہت ساری تقریبات کا انعقاد کیا گیا، علماء جھنگ نے احتجاجی جلسے کا اعلان کردیا جس میں سینکڑوں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی، حضرت مولانا سید محمد صادق حسین شہید اورمفتی عبدالحلیم اورقاری محمد حیات تونسوی مرحوم سمیت متعدد علماء نے تقاریر کیں اور کہا کہ اگر ڈاکٹر سام کو اسکولوں کالجوں میں پھرایا گیا اوراس کو ڈگریاں دی گئیں تو حالات اورامن وامان کی ذمہ داری جھنگ کی انتظامیہ پر ہوگی انتظامیہ نے راتوں رات تمام علماء کرام کو گرفتار کرکے نامعلوم مقام پر پہنچا دیا جوشہر سے بہت دورتھا، دن چڑھے ڈپٹی مارشل لاءایڈمنسٹریٹر مذاکرات کے لئے آئے تو مولانا سید صادق حسین شاہ شہید نے فرمایا کہ اس کے اعزاز میں کوئی نہ اٹھے۔

چنانچہ کوئی اس کے اعزاز میں کھڑا نہ ہوا، جس سے اس نے اپنی سبکی محسوس کی اور کہا کہ علمائے کرام میں بھی نہیں بیٹھتا۔ کھڑے ہو کر آپ سے گفتگو کروں گا آپ بھی کھڑے ہو جائیں شاہ شہید کے علاوہ باقی حضرات کھڑے ہو گئے۔ ڈپٹی مارشل لاء نے کہا کہ ڈاکٹر سام کو جو اتنے بڑے ایوارڈ سے نوازا گیا ہے یہ پاکستان اور جھنگ کے لئے اعزاز کی بات ہے اس پر مفتی عبدالحلیم نے فرمایا اس ایوارڈ سے جھنگ کو کیا فائدہ ہوگا۔ جس کا فوجی صاحب کوئی جواب نہ بنا پائے، علماء کرام مصرر رہے کہ عبدالسلام قادیانی کو روکا جائے، اگر ڈاکٹر سام کو کچھ ہو گیا تو علمائے کرام ذمہ دار نہ ہوں گے۔ بلکہ حکمران خود ذمہ دار ہونگے۔ فوجی صاحب اپنی ضد پر اڑے رہے۔ جبکہ علمائے کرام اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے بالآخر طے ہوا کہ اسے جھنگ کی طرف سے کسی بھی قسم کا اعزاز نہیں دینگے وہ اپنے گھر بغیر کسی پروٹوکول کے جائے والدین اور خاندان کو مل کر واپس چلا جائے گا، اس طرح ان حضرات نے غدار وطن ڈاکٹر سام سے نفرت اور آقا مدنی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر فدائیت کا اظہار کیا، قاری صاحب ۴ ستمبر کو اپنے منہ بول بیٹے قاری حبیب اللہ جھنگوی کا نکاح پڑھا کر آ رہے تھے راستہ میں دل کی تکلیف ہوئی اور اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کی مولنا عبدالرحیم شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ کی اقتداء میں ہزاروں معتقدین نے ادا کی۔

مولانا امان اللہ کروڑ لعل عیسن کی رحلت

۲۰ راگست ۲۰۲۱ء جمعۃ المبارک علی الصبح مولانا امان اللہ وصال فرما گئے، آپ کروڑ لعل عیسن کے نشیب بستی کھرل ۲ رفروری ۱۹۷۴ء میں جناب غلام رسول گاذر کے ہاں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، دارالعلوم عیدگاہ کروڑ لعل عیسن میں حفظ قرآن کے بعد درجہ اولی سے دورہ حدیث تک مولنا عبداللہؒ کے پاس پڑھا، ۲۰۰۴ء میں جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام وفاق المدارس العربیہ کا امتحان دیا اور مولنا عبدالمجید فاروقی سے آخری ایک ماہ شرف تلمذ حاصل کیا، آپ اچھے اخلاق کے مالک ایک بے ضرر انسان تھے، علاقہ کروڑ کی علمی اور بزرگ شخصیت تھے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی اور مولانا عبدالمجید فاروقی نے آپ کو اپنے سلاسل میں خلافت سے سرفراز فرمایا تھا مولانا محمد قاسم کی وفات کے بعد سے کروڑ لعل عیسن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے۔ لیہ و دیگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران و کارکنان اور راقم نے مجلس کی طرف سے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ مولنا عبید اللہ فاروقی نے پڑھایا، اللہ کریم اپنے فضل و کرم آپ کی حسنات کو قبول فرمائے اور سیئات کو حسنات میں تبدیل فرمادے آمین!

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

قسط نمبر:2

حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

’’مجلس دعوت وارشاد‘‘ کے قیام کے بعد جامع مسجد مبارک اہل حدیث لاہور میں باقاعدہ جلسوں کا پروگرام بنالیا گیا۔ جس میں ہر طبقہ وخیال کے علماء وقائدین شریک تھے۔ مولانا احمد علی صاحب مرحوم امیر انجمن خدام الدین لاہور، مولانا محمد بخش مسلم، مولانا حبیب اللہ، مولانا لال حسین اختر مرحوم، مولانا عبدالحنان مرحوم اور خان احمد یار خان مرحوم جیسے لوگوں کے نام قابل ذکر ہیں۔ لیکن انگریزی حکومت کیسے برداشت کرسکتی تھی کہ ملت کا ذہین و ہونہار طبقہ اس فرقۂ ضالہ کے گمراہ کن وایمان سوز عزائم سے اگاہ ہوجائے۔ چنانچہ مارچ ۱۹۳۳ء میں حکومت نے ان جملہ حضرات کو’’اندیشۂ نقص امن‘‘ کے سلسلہ میں گرفتار کرلیا۔ گویا قادیانی خلافت کے دجل کا پردہ چاک کرنا اندیشۂ نقص امن کے ذیل میں آتا ہے۔ جس پر مسلمان عوام بے حد مشتعل ہوئے۔ مگر رہنمایان کرام کے ارشاد کے تحت پرامن رہے۔

مختصر روئداد مقدمہ

۴؍مارچ ۱۹۳۳ء کو مولانا اوران کے رفقاء کو ایک اعلیٰ مجسٹریٹ کی عدالت میں لایا گیا۔ جس کی روداد ’’زمیندار‘‘ ۷؍مارچ ۱۹۳۳ء کے ضمیمہ میں یوں درج ہے:’’مجاہدین دین حق مولانا ظفر علی خان، مولانا عبدالحنان، مولانا لال حسین اختر، خان احمد یار خان جیل میں پرستاران رب کعبہ کو متنبّی قادیان اور اس کی امت کے دجل وآزار سے بچانے کی سزا میں ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے اعلان حق سے باز رہنے کو تیارنہیں۔‘‘

’’میں قانون محمدی ﷺ کا پابند ہوں، جیل کے در ودیوار بھی یہی صدا دیں گے کہ میرزا دجال ہے۔‘‘’’اعلائے کلمۃ الحق سے باز رہنے اور نیک چلنی کی ضمانت دینے سے صاف انکار۔‘‘

کمرۂ عدالت میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فاتح قادیان اور مولانا داؤد غزنوی مرحوم بھی موجود تھے۔ مولانا احمد علی مرحوم، مولانا محمد بخش مسلم اور مولانا حبیب اللہ نے ضمانت داخل کرادی۔ مگر دوسرے چاروں حضرات نے انکار کردیا اور یوں مولانا ظفر علی خان اوران کے رفقاء سب سے اوّل مرزائیت کے خلاف نذر زنداں ہوئے۔ (مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی گرفتاری ۲؍جون ۱۹۳۳ء کو اس کے بعد عمل میں آئی)

لاہور ۴؍مارچ ۱۹۳۳ء آج مولانا ظفر علی خان اوران کے رفقاء مولانا عبدالحنان، مولانا احمد علی، مولانا لال حسین اختر، مولانا حبیب اللہ، مولانا محمد بخش مسلم اور خان احمد یار خان کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷۔

الف ضابطہ فوجداری سماعت کی تاریخ تھی۔ ٹھاکر کیسر سنگھ کی عدالت کے باہر مسلمانوں کا زبردست اجتماع تھا۔ صبح ہی سے مسلمان جوق درجوق آرہے تھے۔ ہر طرف ایک عجیب جوش وخروش تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گورا فوج بھی موجود تھی۔ جو حفظ ماتقدم کے طور پر ضلع کچہری میں لاکھڑی کر دی گئی تھی۔ پولیس کا کافی پہرہ تھا۔ ڈی.ایس. پی.سیڈلی، حسین شاہ کوتوال شہر، آغا عبدالرشید سب انسپکٹر مہتہ ایشرداس نیز پولیس کے دوسرے افسر اور سپاہی موجود تھے۔ عدالت میں اسیران کے علاوہ مولانا داؤدغزنوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری فاتح قادیان، چوہدری غلام حیدر خان اور دیگر حضرات موجود تھے۔ مولانا ظفر علی خان جونہی کمرۂ عدالت کے سامنے آئے۔ فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد اور مولانا ظفر علی خان زندہ باد، مولانا عبدالحنان زندہ باد، مولانا لال حسین اختر زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ اس موقع پر مولانا داؤدغزنوی کو ایک سپاہی نے پیچھے دھکیلنا چاہا اور گستاخی سے پیش آیا۔ مگر لیڈروں کے تدبر سے معاملہ رفع دفع ہوگیا، ورنہ حالات نازک ہوجاتے۔''

ٹھیک گیارہ بجے ٹھاکر کیسر سنگھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں سماعت شروع ہوئی۔ سب سے اوّل زعمائے اسلام مولانا ظفر علی خان اور مولانا عبدالحنان وغیرہ کو ریڈر نے اس نوٹس کی عبارت پڑھ کر سنائی کہ چونکہ تمہارے اور احمدی جماعت کے درمیان اختلاف ہے۔ تم نے ان کے عقائد اور ان کے مذہبی پیشواپر اپنے جلسوں میں حملے کئے ہیں۔ جس سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔ اس لئے وجہ بیان کرو کہ تم سے کیوں نہ نیک چلنی کی ضمانت طلب کی جائے۔ ادھر کمرۂ عدالت سے باہر مسلمان نعرہ تکبیر بلند کررہے تھے۔ جس سے عدالت کی کارروائی میں خلل واقع ہورہا تھا۔ اس پر پولیس نے مولانا ظفر علی خان سے درخواست کی کہ وہ مجمع کو خاموش رہنے کی تلقین کریں۔ چنانچہ مولانا نے کمرۂ عدالت سے باہر نکل کر مسلمانوں کو امن واسلام کا واسطہ دے کر (جو اسلام کا مقصد حقیقی ہے) اپیل کی کہ وہ خاموشی سے عدالت کے سائبان سے نکل جائیں۔ چنانچہ مجمع نے مولانا کے اس حکم کی تعمیل کی اور خاموش ہوگیا۔ استغاثہ کی طرف سے رائے بہادر ایشرداس ڈی.ایس.پی اور ملزموں کی طرف سے خواجہ فیروزالدین بارایٹ لاء، مسٹر فرخ حسین، خلیفہ شجاع الدین اور میاں احمد دین اور دیگر سرکردہ وکلاء موجود تھے۔ نوٹس سنائے جانے کے بعد عدالت نے تمام ملزموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تافیصلہ مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷۔ ضابطہ فوجداری تاسماعت مقدمہ حفظ امن کے طور پر دوہزار کی ضمانت اور پانچ صدروپیہ حاضری دیں۔ اس دوران جب تک مقدمہ کی سماعت جاری ہے۔ کسی قسم کا جلسہ یا کارروائی ایسی نہ کریں جس سے امن میں خلل واقع ہو۔'' اس پر مولانا ظفر علی خان نے عدالت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

عدالت میں نعرۂ مستانہ

’’میں عدالت سے درخواست کروں گا کہ اس مقدمہ کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے تا کہ عدالت کا وقت ضائع نہ ہو۔ البتہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے ہاتھوں مرزائیوں کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچے گا۔ البتہ ہم یہ حق محفوظ رکھتے ہیں کہ میرزا غلام احمد کو ایک بار نہیں، ہزار بار دجال کہیں گے۔ جس نے آنحضور ﷺ کی ختم المرسلینی میں اپنی نبوت کا ناپاک پیوند جوڑ دیا۔ ناموس رسالت ﷺ پر کھلم کھلا حملہ کیا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ محمد ﷺ پر رسالت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔ جو شخص اسے نہ مانے وہ دجال ہے۔ میں اپنے عقیدہ کے اعلان سے ایک منٹ یا ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں۔‘‘

عدالت نے جواب دیا: ’’میں قانون کا پابند ہوں، یہ ضمانت عارضی ہے۔ دوران مقدمہ آپ کو حق حاصل ہے۔ اسے منسوخ کر دیں۔ مولانا نے مخصوص انداز میں فرمایا ’’آپ انگریزی قانون کے پابند ہیں، میں محمدی قانون کا پابند۔ اس حق آزادی کے پیش نظر میں ایسی ضمانت پر جو تحریر وتقریر پر پابندی عائد کرے، جیل کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ اصول کا سوال ہے۔‘‘ مزید فرمایا کہ ’’میں مسلمان ہوں اور میرزا مذکور کو دجال کہنا اپنا فریضہ سمجھتا ہوں۔ جیل کے درودیوار یہی صدائیں سنیں گے کہ میرزا دجال تھا، دجال تھا، دجال تھا۔‘‘

اس پر عدالت نے دوسرے ملزموں سے استفسار کیا۔ مولانا احمد علی، مولانا محمد بخش مسلم اور مولانا حبیب اللہ نے نیک چلنی کی درخواست داخل کر دی۔ دوسرے چاروں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ شجاع الدین ثالث بالخیر بن کر مولانا کو سمجھانے گئے۔ مگر انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ مولانا اور ان کے تینوں رفقاء جیل چلے گئے۔ مولانا اور ان کے رفقاء کی روانگی پر مجمع کثیر ہوگیا اور دیر تک زندہ باد کے نعرے گونجتے رہے۔

مولانا کا تاریخی پیغام

کمرہ عدالت سے باہر آ کر مولانا نے حسب ذیل تاریخی پیغام دیا ’’ہم آج تک اپنا مذہبی اور دینی فرض سمجھ کر وطن وملت کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرتے آئے ہیں۔ آج ہم خالصتاً دین اور ناموس رسول ﷺ کی خاطر جیل جارہے ہیں۔ ہم ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی یہ ضمانت دینے کو تیار نہیں کہ میرزا غلام احمد کے کفر وارتداد اور دجل کے اعلان سے باز آئیں گے۔ جیل کے درودیوار بھی میری یہی صدائیں سنیں گے کہ میرزا دجال تھا اور اس کے کفر وارتداد میں ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔ ہم نتائج وعواقب سے بے پرواہ ہوکر اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں۔ میں اس امر کی تصریح کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ میرے اور میرے رفقاء کے جیل جانے کے بعد ان مسلمانوں کے کیا فرائض ہونے چاہئیں۔ جو آقا مدنی ﷺ کی ختم المرسلینی پر ایمان رکھتے ہیں اور ساڑھے تیرہ سو سال سے یہ ان پر روشن ہے۔‘‘

ایک قادیانی و مسلمان کے مابین گفتگو

قسط نمبر:3 مرسلہ: مولانا غلام رسول دین پوری

سوال ہوتا ہے کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہیں آسمانوں پر رہیں گے؟ یا ان کا نزول ہوگا؟ تو اس کا جواب بھی قرآن وحدیث میں موجود ہے! ملاحظہ کیجئے!

’’وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (نساء:۱۵۹)‘‘ (اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ)۔

دیکھئے! یہ آیت مبارکہ صاف صاف بتلا رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں ’’قَبْلَ مَوْتِهٖ‘‘ کے الفاظ بتارہے ہیں کہ ابھی تک وہ فوت نہیں ہوئے، قربِ قیامت میں جب وہ تشریف لائیں گے تو انہیں دیکھ کر اہلِ کتاب (یہود ونصاریٰ) ان پر ایمان لے آئیں گے سب مان جائیں گے کہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں مرے نہیں تھے۔ اور آنحضرت ﷺ نے بھی یہود اور ان کے ترجمان قادیانیوں ونیچریوں وغیرہ کو سمجھاتے ہوئے (کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی وآسمانی حیات کے قائل نہیں تھے اس لئے ان سے) ارشاد فرمایا: ’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ: اِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَمُتْ وَ اِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ‘‘ (رسول اللہ ﷺ نے یہود سے ارشاد فرمایا: کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب ضرور لوٹ کر آئیں گے) (ابن کثیر ج۱ ص۳۶۶، ابن جریر ج۳ ص۲۸۹، درمنثور ج۲ ص۳۶)

دیکھئے! یہود (جو: اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ سے) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے۔ ان کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَمُتْ کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے۔ تو اس حدیث پاک میں ’’اِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَمُتْ‘‘ صاف اور واضح ہے۔ اور اس حدیث میں ’’اِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ‘‘ کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل تم میں واپس لوٹیں گے کی صراحت ووضاحت ہے اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہو تو ’’مَاتَ عِيْسٰى‘‘ اور ’’لَا يَرْجِعُ‘‘ کے الفاظ قرآن وحدیث سے دکھاؤ؟۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے: ’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ

عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَهٗ وَیَمْکُثُ خَمْساً وَّ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیْ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ‘‘ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائیں گے تو نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ اور روئے زمین پر پینتالیس سال کا عرصہ رہیں گے، پھر وفات پائیں گے اور میرے قریب مدفون ہوں گے۔ (قیامت کے دن) میں مسیح ابن مریم کے ساتھ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے درمیان قبر سے اٹھوں گا) (مشکوٰۃ: ص۴۸۰)

دیکھئے! اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ‘‘ کہ عیسیٰ ابن مریم زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت وہ آسمان پر ہیں (وہ وفات نہیں پا گئے) تبھی تو قربِ قیامت میں زمین کی طرف اتریں گے۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ معلوم ہوا کہ ابھی تک انہوں نے نکاح بھی نہیں کیا، اور یہ بھی فرمایا: کہ زمین پر اترنے کے بعد پینتالیس سال کا عرصہ گزاریں گے اور پھر ان کی وفات ہوگی۔ معلوم ہوا کہ ابھی تک ان کی وفات نہیں ہوئی۔ پھر فرمایا کہ وہ میرے ساتھ میرے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے۔ اور اس حدیث پاک میں قیامت کے دن ایک ساتھ اٹھنے کی وضاحت بھی ہے، ان ساری وضاحتوں اور صراحتوں کے باوجود یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں تو ان آیات واحادیث کا کیا بنے گا؟ اگر بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہوتے تو قرآن وحدیث میں یہ وضاحت ہوتی ’’قَدْ مَاتَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ‘‘ کہ بلاشبہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہوگئے ہیں۔ اور یہ صراحت ہوتی کی ’’لَا یَنْزِلُ اِلَی الْاَرْضِ‘‘ کہ وہ زمین کی طرف نہیں اتریں گے۔ حالانکہ قرآن وحدیث میں اس طرح کا ایک جملہ بھی کسی جگہ نہیں۔ اگر ہے تو قادیانی ذریت پیش کرے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے: ’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا، فیکسر الصلیب، و یقتل الخنزیز، و یضع الحرب، و یفیض المال حتی لا یقبله احد، و تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا و ما فیها ثم یقول ابو هریرة رضی الله عنه فاقرؤوا ان شئتم !وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِه. (بخاری، مسلم)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم عنقریب ابن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے حاکم عادل ہو کر۔ پھر وہ صلیب (عیسائیوں کے نشان مذہب) کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کرا دیں گے اور بوجہ غلبۂ اسلام

جہاد کو موقوف کر دیں گے (یعنی جب کفار ہی نہ رہیں گے تو جہاد کس سے کریں گے لیکن شروع میں دجال اور اس کے پیروکاروں کے ساتھ جہاد ضرور کریں گے) اور مال اتنا وافر ہو جائے گا کہ کوئی شخص اسے قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ (عبادت کی اتنی قدر و منزلت ہوگی اور مسلمانوں کو عبادت کا اس قدر لگاؤ ہو جائے گا کہ) ایک سجدہ ساری دنیا کی نعمتوں سے اچھا ہوگا۔ پھر ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم (اس کی تصدیق کلام اللہ سے) چاہو۔ تو پڑھو آیت: ''وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ''

اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ضرور بالضرور ابن مریم علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے۔ اب آپ کی قسم کے بعد شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں کہ امام الانبیاء والمرسلین اور خاتم المعصومین ﷺ قسم اٹھا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کو بیان فرما رہے ہیں کہ وہ بالیقین تشریف لائیں گے اس قدر سخت تلقین کے باوجود، جو شک وشبہ کرے گا تو پھر اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد ان کے کارنامے بھی ارشاد فرمائے۔

(۱)......وہ حاکم عادل ہوں گے: یعنی بادشاہ بھی ہوں گے اور انصاف بھی قائم فرمائیں گے۔ رہا مرزا قادیانی کہ وہ زندگی بھر انگریز کا محکوم رہا، حکومت تو بجائے خود رہی اور اس کے ماننے والے اور نام نہاد سربراہ اب تک انگریز کے ماتحت زندگی گزار رہے ہیں۔

(۲)......عیسائیت اور یہودیت کو ختم کر دیں گے۔ رہا مرزا قادیانی جو اپنے تئیں مسیحیت کا دعویٰ رکھتا تھا وہ عیسائیت کو کیا ختم کرتا بلکہ الٹا اس کے آنے سے عیسائیت کو ترقی ملی یہاں تک کہ آج بھی اس کے نام نہاد سربراہ عیسائیت کے ماتحت رہ کر زندگی گزار رہے ہیں۔

(۳)......جنگ کو موقوف کر دیں گے اس لئے کہ پوری دنیا میں مذہب اسلام اشاعت پذیر ہوگا اور کفر مٹ جائے گا جب کفر ہی نہیں رہے گا تو جنگ کاہے کی۔ اور ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ کو مٹا دیں گے صرف اور صرف مذہب اسلام ہوگا۔ رہا مرزا قادیانی: کہ اس کے دعویٰ مسیحیت کے باوجود ہندو دھرم اور کئی باطل مذاہب ترقی پذیر ہوئے چہ جائیکہ ان کا خاتمہ ہوتا۔ معلوم ہوا کہ سچے مسیح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہی ہیں جو آسمانوں پر زندہ سلامت موجود ہیں قربِ قیامت میں وہ تشریف لائیں گے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں جھوٹا تھا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر چودہ صدیوں کے مفسرین اس آیتِ مبارکہ سے بھی

استدلال کرتے چلے آرہے ہیں: ’’ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (توبہ:۳۳)‘‘ (اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کرتا کہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر اور اگر چہ برا مانیں مشرک)

مفسرین حضرات نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں دین اسلام کے تمام ادیان باطلہ پر غالب ہونے کی تین صورتیں بیان کی ہیں: (۱)......دلیل و حجت کے ساتھ غلبہ، یہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔(۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ مسلمان اقتدار کے اعتبار سے غالب ہوں۔ جب صرف تین بر اعظم دنیا میں مصروف حکومت تھے تو قیصر و کسریٰ، ایشیاء وافریقہ اور یورپ پر مسلمان غالب رہے۔اس وقت بھی دنیا کے بڑے حصے پر مسلمان برسر اقتدار ہیں۔(۳)......تیسری صورت یہ ہے کہ تمام اقوام جو مختلف ادیان کے ماننے والے ہیں مسلمان ہو جائیں اور دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو ایسا قیامت سے پہلے ضرور ہو گا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام خوب پھیل جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ مفسرین حضرات نے قرآن پاک میں موجود اس طرح کی آیات کو سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی تشریف آوری سے متعلق قرار دیا ہے۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب ’’براہین احمدیہ‘‘ میں اس آیت کو سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے متعلق پیشین گوئی قرار دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ ملاحظہ کیجئے!

’’ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ‘‘ یہ آیت جسمانی و سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے،اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا۔اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ: ص ۴۹۸، ۴۹۹ روحانی خزائن ج ا ص ۵۹۳)

رہی بات حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی۔تو ان کے متعلق آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اور ان کی پہچان یہ بتائی کہ ان کا نام میرے نام جیسا ہوگا یعنی: ’’محمد‘‘ اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا یعنی ’’عبداللہ‘‘ وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے،اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ان کی پہچان ہوگی،شام کے ابدال ان کے ساتھ ہوں گے، قسطنطنیہ وغیرہ فتح کریں گے،سات سال حکومت کریں گے،پوری دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کریں گے۔پھر ان کی وفات ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کا جنازہ پڑھائیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا آنکھوں دیکھا حال

محمد مسعود حجازی منڈی بہاؤالدین

فرنگی استعمار نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ کا پاکیزہ جذبہ کھرچنے کے لئے کئی حربے آزمائے اور پراپیگنڈے کئے۔ ان سب میں بدترین ناکامی کے بعد حسنِ فطرت کے عظیم شاہکار (ﷺ) کے جمالِ جہاں آراء کی رعنائیوں کو مدھم کرنے کے لئے آخری حربے کے طور پر، خانہ ساز نبوت، کا ڈھونگ رچایا اور انسانیت کے نام پر دھبہ، ایک مخبوط الحواس اور فاتر العقل شخص کو، قصر نبوت، میں نقب زنی کے لئے استعمال کیا جس کو دنیا مرزا قادیانی کے نام سے جانتی ہے۔ انگریز کے اس خودکاشتہ پودے اور لے پالک نے بہروپئے کی طرح مختلف روپ بدلے یہاں تک کہ اس بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کردیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک ختم نبوت کا عقیدہ رکھنے والے ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام اور دین کا درد رکھنے والے افراد اور مختلف مذہبی جماعتیں اس فتنہ کے تعاقب میں ہیں۔ انہی جماعتوں میں سے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت بھی ہے جو اس فتنے کے تحریری اور تقریری تعاقب میں مصروف ہے۔ اس کے مبلغین ملک بھر میں مسلمانوں کی قیمتی متاع ایمان کے تحفظ اور اس سیاسی فتنے کے قلع قمع میں مصروفِ عمل ہیں۔ عالمی مجلس یوں تو ملک بھر میں چھوٹے بڑے پروگرامز کا انعقاد کرتی رہتی ہے جن میں کچھ پروگرامز تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان پروگرامات میں سے قادیانیوں کے گڑھ چناب نگر میں دوروزہ آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہے جو عرصہ چالیس سال سے جاری ہیں۔ اس کانفرنس کا عشاقِ ختم نبوت کو شدید انتظار رہتا ہے۔ کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان ہوتے ہی ملک بھر میں اس کی تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں۔ اس دفعہ بھی ۲۸، ۲۹/اکتوبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات و جمعہ دوروزہ چالیسویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس کا باقاعدہ آغاز جمعرات صبح دس بجے ختم نبوت کی قرآنی آیات اور نعت رسولِ مقبول ﷺ سے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت لاہور کے امیر مفتی محمد حسن نے افتتاحی دعا اور شرکاء سے خیر مقدمی کلمات ارشاد فرمائے۔ کانفرنس کے پنڈال کو ختم نبوت کے رضا کاروں اور سیکورٹی اداروں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ سیکورٹی پر مامور ختم نبوت کے رضا کاران کانفرنس کے شرکاء سے خندہ پیشانی اور اور خوش اسلوبی سے پیش آنے کی عملی تصویر بنے ہوئے تھے۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی و دیگر

مختلف جماعتوں کے ذمہ داران وعہدیداران اور خطباء کرام کا استقبال مثالی اخلاق اور خندہ پیشانی سے کرتے نظر آرہے تھے اور چہروں پر ایک عجیب سی نورانیت چمک رہی تھی۔کانفرنس کے پنڈال کو رنگ برنگے خوبصورت بینروں اور دلکش سبز رنگ سائبان سے سجایا گیا تھا۔ بینروں پر ناموسِ رسالت کے تحفظ اور ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مبنی پیغامات اور تحریرات درج تھیں۔کانفرنس کی نقابت کے امور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد خبیب کے سپرد تھے جو کہ بخوبی نبھائے گئے۔

میڈیا اور پریس گیلری میں مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالنعیم آف لاہور مقررین کی تقاریر کے نوٹس بروقت پہنچاتے رہے جبکہ مولانا عرفان بزیزی اور مولانا سمیع اللہ اپنی میڈیا ٹیم کے ہمراہ صحافیوں کو لمحہ بہ لمحہ کارروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔ علاوہ ازیں کانفرنس میں خط وکتابت کورس اسلام آباد کا وفد جناب خالد مبین کی قیادت میں شامل ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سٹیج ہمیشہ سے اتحادِ امت کا عملی نمونہ پیش کرتا آیا ہے اور اس سال بھی تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مختلف جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے جس سے شرکاء پر بہت مثبت اثر پڑا اور اس منظر کو دیکھ کر شرکاء جذباتی انداز میں خوب نعرے بازی کرتے نظر آئے۔کانفرنس میں مختلف نشستیں ہوئیں جن کی صدارت عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ پیر طریقت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا مفتی سید مختارالدین شاہ کربوغہ شریف، مولانا محبّ اللہ لورالائی، مولانا قاضی ارشدالحسینی ودیگر متعدد روحانی شخصیات نے کی۔کانفرنس سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، معروف روحانی شخصیت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سراج الحق، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا صاحبزادہ ابوالخیر زبیر، مولانا عبدالشکور رضوی، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا امجد خان، جمعیت اہلحدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا سید کفیل شاہ بخاری، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا ڈاکٹر سعید سکندر، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی محمد بن جمیل، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا تقی الدین شامزئی، مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیزالرحمٰن رحیمی، مولانا قاضی احسان احمد سمیت دیگر متعدد مذہبی رہنماؤں نے خطاب کیا جبکہ ملک کے معروف قراء کرام نے اپنی خوبصورت تلاوت اور معروف نعت خواں حضرات نے نعتیہ کلام پیش کرکے مجمع کو خوب گرمایا۔

مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ ملک میں گستاخانِ رسالت اور منکرینِ ختم نبوت کی توہین آمیز اور شرانگیز کارروائیوں سے مسلمانوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔انہوں نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ سعودی حکومت قادیانیوں پر پابندی کو یقینی بنائے۔حرمین شریفین میں داخلے کو روکنے کے لئے تمام

ویزا جات کے درخواست فارم میں ختم نبوت حلف نامے کا اندراج کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علماء کرام کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے والے حکمران جھوٹے مدعیانِ ختم نبوت کے انجام کو یاد رکھیں۔ علاوہ ازیں مقررین نے شرکاء کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت سے بخوبی آگاہ کیا اور قرآن وسنت کی روشنی میں خوب رہنمائی کی۔ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی فتنہ قادیانیت کے سلسلے میں تحریری وتقریری خدمات کو خوب سراہا۔ یورپی قرارداد، سٹیٹ بنک کے گورنر کو ہٹانے اور امتناع قادیانیت پر عمل درآمد کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ کانفرنس میں مختلف قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ کانفرنس ہر لحاظ سے بھرپور کامیاب ہوئی۔ کانفرنس کے آغاز سے اختتام تک مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اپنی ٹیم سمیت عمومی اور خصوصی انتظامات پر مکمل نظر رکھے رہے جس پر انہیں شرکاء کی جانب سے بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اس تاریخی کانفرنس کا اختتام انتہائی رقت آمیز دعا کے ساتھ کیا گیا۔ ملکی سلامتی اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے علاوہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تادمِ آخر جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیرِ اہتمام ۲۲/اکتوبر ۲۰۲۱ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اپنی پوری آب وتاب سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ہر طبقے کی شرکت یقینی بنانے کے لئے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی نے ضلع میں دعوتی مہم کے سلسلے میں طوفانی دورے کئے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا اللہ وسایا، مجاہدِ ختم نبوت مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد قاسم سیوطی اور قاری عبدالواحد نے خطاب کیا۔ تلاوت استاذ الحفاظ قاری محمد مزمل اور نعتیہ کلام حافظ فیصل بلال حسان نے پیش کیا جبکہ نقابت مولانا محمد مسعود خوشابی نے کی۔ کانفرنس کی صدارت مجلس تحفظِ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد نے کی۔ کانفرنس میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاوہ سرگودھا، جہلم، گجرات، بھیرہ اور میانی سے عاشقانِ ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کے کامیاب انعقاد اور حسن انتظام پر مجلس کے ضلعی سرپرست مولانا عبدالماجد شہیدی، ضلعی امیر قاری عبدالواحد، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی، ضلعی ناظم عمومی مولانا خالد معاویہ اور تاجر رہنماء حاجی اطہر اور ان کی ٹیم کو شرکاء نے خراجِ تحسین پیش کیا۔ (محمد مسعود حجازی)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ مبصر...... مولانا اللہ وسایا

یادداشت پارلیمانی معرکہ اسلام اور قادیانیت، ایک مستند دستاویز: مصنف: حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف: تدوین نو: جناب ڈاکٹر زاہد اشرف: صفحات: ۲۲۴: قیمت: ۴۵۰ روپے: ناشر: مکتبہ المنبر عبدالرحیم اشرف ٹرسٹ، جامعہ سٹریٹ بالمقابل ستارہ ٹیکسٹائل ملز سرگودھا روڈ فیصل آباد!

۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ جو چناب ایکسپریس پر سوار تھے۔ ان پر قادیانیوں نے قاتلانہ حملہ کیا، مارا پیٹا، ظلم و بربریت کی انتہاء کردی۔ جس کے ردعمل میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی۔ اس وقت کی حکومت کے سربراہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانی مسئلہ کو پارلیمنٹ میں پیش کردیا۔ قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزا ناصر نے اسمبلی میں پیش ہوکر اپنے گروہ کے عقیدہ کی وضاحت کرنے کے لئے درخواست دی۔ جسے حکومت نے منظور کرلیا۔ اب قادیانی گرو مرزا ناصر پر قومی اسمبلی کے ممبران نے وضاحت کے لئے سوالات کرنے تھے۔ اس موقع پر ہمارے مخدوم یادگار زمانہ حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف کی بیدار مغزی اور بلند سوچ کام آئی۔ آپ نے قادیانی کفریات کو ان کی کتابوں سے جمع کیا۔ اصل کتابوں کے فوٹو ساتھ لگائے۔ ایک یادداشت کی فائل مرتب کی، اسے طبع کرایا اور قومی اسمبلی کے ہر ممبر تک اس کو پہنچادیا۔ اسمبلی کے ممبران اس موقعہ پر خود ایسی دستاویز کے متلاشی تھے۔ انہیں یہ کتاب کیا ملی، ایک تیار شدہ سوالات کی دستاویز مل گئی۔ تمام ممبران نے اس سے استفادہ کیا۔ اس موقعہ پر مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ''ملت اسلامیہ کا مؤقف'' نامی کتاب قومی اسمبلی میں پیش کی۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بھی اپنی طرف سے محضر نامہ پیش کیا جو آج بھی اسمبلی کے ریکارڈ کا حصہ ہیں۔

وہ سب چیزیں تو بارہا شائع ہوکر امت کے افادہ واستفادہ کا باعث بنیں۔ لیکن ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشرف کی یادداشت چھپ کر عام نہ ہوئی۔ اب ہمارے مخدوم اور مخدوم زادہ جناب ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب نے بڑی عرق ریزی سے دوبارہ قادیانی کتب کو حاصل کیا۔ پہلی ترتیب کے مطابق تمام حوالہ جات کو مرتب کیا اور یوں ایک خوبصورت کتاب تیار کر کے شائع کرنے کا ریکارڈ قائم کیا۔ جو ہزاروں مسرتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہے۔ بلاشبہ ردقادیانیت کے لٹریچر میں یہ کتاب ایک شاندار اور وقیع

اضافہ ہے۔ ایک مدلل و مبرہن اصل ریکارڈ پر مشتمل قومی و تاریخی دستاویز کا اس کتاب کو درجہ حاصل ہے۔ اشاعت وطباعت کی جملہ خوبیوں کی حامل یہ کتاب تمام اہل علم کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ اس کی قدر کی جائے گی جو لائق قدر و قابل تبریک و تحسین ہے۔

اللہ والوں کا حکمرانوں سے طرز عمل: صفحات:۴۱۶: قیمت: درج نہیں: جمع وترتیب: حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق ملتانی: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان: رابطہ نمبر: ۰۳۲۲:۶۱۸۰۷۳۸

اسلامی تاریخ کے ہر دور میں اہل علم و فضل مشائخ عظام اور اولیائے امت نے وقت کے حکمرانوں کے ساتھ کس طرح کا حکیمانہ طرز عمل اختیار کیا۔ ایسے دلچسپ ایمان پرور، جہاد آفرین، حقائق افروز مستند واقعات جمع کردیئے ہیں جس سے کتاب اتنی دلچسپ اور جامع بن گئی ہے۔ پڑھنا شروع کریں تو ختم کئے بغیر چارہ نہیں ہوگا اور پڑھ کر فارغ ہوں گے تو ایقان وایمان اتنا مستنیر ہو چکا ہوگا کہ اپنے دل ودماغ اور رگ وپے میں تیز روشنی کا جلاؤ و پھیلاؤ محسوس کریں گے۔ ہر گھرانہ کی ضرورت ہے کہ اصلاح معاشرہ کے لئے ایک روشن قندیل ہے۔

تجلیات رازی دوراں: مرتب: مولانا عبدالحق علوی: صفحات: ۱۶۰: قیمت: درج نہیں: ناشر: صاحبزادہ حاجی فضل متین غورغشتی حال مقیم: ملنے کا پتا: مدرسہ نصیریہ غورغشتی ضلع اٹک۔

وادی چھچھ جو کہ معروف قول کے مطابق چوراسی دیہات پر مشتمل علاقہ کا نام ہے، جس میں اٹک قدیم، حضرو اور غورغشتی ایسے بڑے قصبات شامل ہیں۔ یہ علاقہ جہاں جغرفیائی اور تاریخی حوالہ سے قابل توجہ ہے وہاں علماء، صلحاء، شعراء، ادباء اور روحانی شخصیات کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس علاقہ کی ایک زندہ و جاوید اور نابغہ روزگار شخصیت کا نام علامہ قطب الدین غورغشتی تھا۔ آپ حضرت گنگوہیؒ کے تلمیذ رشید اور حضرت شیخ الہندؒ کے ہم درس تھے۔ آپ نے قرآن وسنت، فقہ وفلسفہ سمیت تمام علوم وفنون سے ایک زمانہ کو سراب کیا۔ آپ کی حیات جاودانی پر کتاب ہذا کو عمدہ کاغذ وطباعت کے ساتھ شائع کیا گیا۔

تحفۃ العلوی شرح جامع ترمذی جلد دوم: صفحات:۳۷۴: ملنے کا پتہ: مدرسہ نصیریہ غورغشتی ضلع اٹک!

یہ تحفۃ العلوی کی دوسری جلد ہے جو غسل الجنابت سے باب فضل الجماعت کے مباحث پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مصنف حضرت مولانا عبدالحق صاحب علوی ایک کہنہ مشق، ماہر استاذ الحدیث ہیں۔ آپ نے ترمذی شریف کی شرح پر مشتمل پہلے ایک جلد لکھی، اب یہ دوسری ہے۔ طویل مباحث کی بجائے نفس کتاب کو سمجھانے کے لئے انتہائی اہم اور ضروری مباحث کو لیتے ہیں اور ماحصل گفتگو سے نفس کتاب کو حل کردیتے ہیں۔ آپ کے ان تشریحی مباحث سے علماء وطلباء یکساں نفع حاصل کرسکتے ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

ستمبر۲۰۲۱ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ اسلامیہ محمدیہ عیدگاہ اوکاڑہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت قاری محمد الیاس اور زیرنگرانی قاری غلام محمود انور منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عاصم عبدالودود، نعت مولانا شاہد عمران عارفی اور چوہدری خالد محمود نے پیش کی۔ جب کہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرزاق کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے خوب سرپرستی فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس قصور

ستمبر۲۰۲۱ء میں قصور شہر کی جامع مسجد بلال کوٹ اعظم خان میں تاریخی ختم نبوت کانفرنس قاری محمد اجمل کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت زینت القراء قاری محمد بلال اور قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ شعراء کرام نے کلام پیش کیا۔ مولانا علیم الدین شاکر لاہور، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا پیر جی رضوان نفیس نے کرائی۔

مولانا محمد حسین ناصر کے ملتان میں بیانات

مولانا محمد حسین ناصر نے ملتان ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے حوالہ سے یکم اکتوبر۲۰۲۱ء کو صدیق اکبر، جامع مسجد صدیقیہ اور جامع مسجد بلال میں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ ۲/اکتوبر کو فرید پور اسلام پور پل مھنگا پل ۱۱ چک کی مساجد میں، ۳/اکتوبر کو ۱۵ چک ۵۹ چک خان پور کی مساجد میں اور ۴/اکتوبر موضع رڈ ۲۰ چک ۱۷ وغیرہ کی مساجد میں بیانات کئے۔ ۵/اکتوبر بعد نماز مغرب ۱۳۶/ چک ملتان کی صدیق اکبر مسجد میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی قاری محمد صادق اور صدارت حضرت مولانا محمد اسحاق نے کی۔ تلاوت وحمد و نعت جناب محمد ارسلان نے پیش کیں۔ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر مولانا محمد حسین ناصر، مناظر اسلام مولانا عبداللہ عابد وڑائچ اور حضرت مولانا مفتی محمد زبیر نے بیانات کئے۔ کانفرنس کے اختتام پر محترم جناب محمد اکرام ملک نے علمائے کرام وحاضرین کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۸/اکتوبر۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب جامعہ عبداللہ بن عمرؓ

بشیر ٹاون ساہیوال میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ کے بانی قاری عبدالعزیز رحیمی نے کی جبکہ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری غلام محی الدین، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالجبار، قاری بشیر احمد، پیر جی عبدالباسط، مولانا محمد اسماعیل قطری، قاری سعد اللہ سمیت متعدد مقررین نے خطابات و شرکت کی۔ مقررین تحفظ ختم نبوت کے مقدس عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کے آخری نبی ورسول ہونے میں رائی کے دانے کے برابر بھی شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کانفرنس میں قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ ملک بھر کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ یورپی وافریقی ممالک میں قادیانیوں کی اسلام وملک دشمن سرگرمیوں کے تدارک کے لئے پاکستانی سفارت خانوں کو متحرک کیا جائے، امتناع قادیانیت ایکٹ پر مکمل اور یقینی طور پر عمل درآمد کرایا جائے۔ کانفرنس مولانا محمد اسماعیل قطری کی پرسوز دعا پر اختتام ہوئی۔ اس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مدرسہ دارالقرآن حسینیہ کی جامع مسجد رابعہ گلشن موسیٰ بلاک ساہیوال میں قاری محمد افتخار عارفی کے جمعہ المبارک کے عوامی اجتماع سے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں جامعہ محمدیہ کوٹ ۸۵ کے مہتمم قاری عبدالجبار کی طرف سے دیئے گئے اعزازیے میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس شاہدرہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہدرہ لاہور کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۹ر اکتوبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب جلال میرج ہال نزد چاند گراؤنڈ ماچس فیکٹری شاہدرہ لاہور میں امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس میں جے یو آئی صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا عطاء الرحمٰن، مرکزی رہنما جے یو آئی مولانا محمد امجد خان، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، وفاق المدارس العربیہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا شاہ نواز فاروقی، صوبائی امیر پنجاب جے یو آئی مولانا صفی اللہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا خالد محمود، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا عبدالنعیم، مولانا نصیر احمد احرار و دیگر علماء اور دینی و سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت وخطابات کئے۔ کانفرنس کی تیاری کے حوالہ سے شاہدرہ و قرب وجوار کے علاقوں میں اجتماعات اور دروس ختم نبوت کا سلسلہ جاری رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، قاری محمد اقبال، مولانا سعید وقار، مولانا سید جنید بخاری، مولانا عابد حنیف، مولانا احسان اللہ پر مشتمل ٹیم مسلسل کانفرنس کی تیاری اور مختلف مقامات پر دروس ختم نبوت دیتے رہے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے زیر انتظام ۱۳؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز عصر تا رات گئے عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرکاری باغ گھوٹکی میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی سائیں سید نور محمد شاہ اور نگرانی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد یوسف شیخ نے کی۔ تلاوت وحمد ونعت کے بعد مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر، مولانا سید حسن شاہ حیدری، مولانا طارق خالد محمود سومرو، مولانا غلام اللہ ہالیچوی، مولانا عبدالقیوم ہالیچوی، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا عبدالواحد قریشی اور دیگر علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹی احباب سید نور محمد شاہ، محمد یوسف شیخ، حاجی غلام رسول سانگی، مولانا نور محمد لکھن، مولانا محمد عظیم بھٹو اور جناب عطاء المحسن بلو سمیت دیگر حضرات نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس بنوں

الحمدللہ ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کی قیادت اور مجلس کے اکابرین کی ہدایات کے مطابق شعور ختم نبوت کورسز اور ہر پانچ کونسلوں میں ایک بڑا پروگرام بعنوان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوا۔

۱۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو تحصیل ڈومیل بمقام منگل میلہ ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوا جس میں مفتی فضل غفور، قاری اکرم الحق اور مولانا عابد کمال مہمان خصوصی تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ ضلعی امیر اور مجلس عاملہ کے ساتھ ساتھ بنوں کے مشائخ عظام نے بھی شرکت کی جبکہ عوام الناس کثیر تعداد میں شریک ہوئے اس کے بعد علاقہ داود شاہ میں ایک بڑے پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں جمعیت علمائے اسلام کے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مولانا مفتی اسد محمود، مفتی فضل غفور، سابق وزیر اعلیٰ محمد اکرم خان درانی، مبلغ ختم نبوت مولانا عابد کمال، زاہد درانی اور جنوبی اضلاع کے تمام کارکنان نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی امتیازی شان یہ تھی کہ کچھ علاقوں سے لوگ گدھا گاڑیوں اور اونٹوں پر سفر کر کے آئے تھے۔ الحمدللہ ختم نبوت کے عنوان سے خیبر پختون خواہ کی بڑی کانفرنس تھی جو کہ مجلس کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کے زیر صدارت اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت ریلی چناب نگر

ہر سال کی طرح امسال بھی ۱۲؍ربیع الاول مطابق ۱۹؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو چناب نگر میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے بخاری مسجد سے صبح دس بجے ختم نبوت ریلی نکالی گئی۔ ریلی کی سرپرستی مولانا غلام

مصطفیٰ نے جبکہ نگرانی بخاری مسجد کے خطیب مولانا محمد عمیر ارشد نے کی۔ ریلی کے دوران ابتداً اقصی چوک چناب نگر میں مولانا محمد وسیم اسلم ملتان نے، ایوان ناصر کے سامنے مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر نے اور ایوان محمود کے سامنے مرکزی رہنما مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ علاوہ ازیں میونسپل کمیٹی چناب نگر اور ایوان محمود کے سامنے مولانا محمد اقبال ڈی آئی خان، مولانا محمد عمیر ارشد اور مولانا احسان الحق، مولانا محمد کاشف، مولانا محمد طارق راولپنڈی اور مولانا شرافت علی نارووال کے بیانات ہوئے۔ چناب نگر اڈے پر مولانا غلام مصطفیٰ کی دعا سے ریلی کا اختتام ہوا۔

سیرت النبی ﷺ جلسہ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں حسب سابق ۱۲؍ربیع الاول کو منعقد ہونے والا سالانہ جلسہ امسال ۱۹؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد مسلم کالونی میں منعقد ہوا۔ جلسہ سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا غلام شبیر چنیوٹ، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا توصیف احمد چناب نگر اور مولانا احسان الحق کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کی میزبانی جناب ظفر جٹ نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک فیصل آباد میں چودھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے کی۔ کانفرنس میں نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جمعیت اہل حدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا عبدالشکور رضوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاری محمد یاسین، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا جمیل الرحمٰن رحیمی، صاحبزادہ مبشر محمود سمیت متعدد علماء کرام کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت جلسہ چناب نگر چنیوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو چھیالیسواں سالانہ جلسہ بعنوان سیرت النبی ﷺ جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں حسب سابق شان وشوکت سے منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ بھر سے عوام الناس، علماء وطلباء اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت ونگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ جب کہ مولانا

عطاء الرحمٰن سرگودھا، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر، مولانا محمد اصغر، مولانا احسان الحق و دیگر علماء کرام نے حضور خاتم النّبیین ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کی ختم نبوت پر بیانات کئے۔ مرزا قادیانی کے جھوٹ اور دجل سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔

ختم نبوت ملٹی میڈیا پروجیکٹر کورس کہروڑ پکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑ پکا کے زیر اہتمام یکم تا ۴ نومبر ۲۰۲۱ء چار روزہ ختم نبوت کورس بعد نماز ظہر تا ساڑھے تین بجے جامعہ دارالعلم پرانا میلسی روڈ کہروڑ پکا میں منعقد ہوا۔ کورس کی نگرانی عالمی مجلس کہروڑ پکا کے امیر مولانا منیر احمد ریحان نے کی۔ پہلے روز مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے قادیانیوں سے اختلاف کی نوعیت، ختم نبوت اور مختصر حیات عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا۔ دوسرے روز حیات و نزول مسیح علیہ السلام پر مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال نے سبق پڑھایا، بعدازاں مولانا محمد وسیم اسلم ملتان نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ مرزا قادیانی اور قادیانیت کا تعارف کراتے ہوئے ان کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ تیسرے روز مولانا محمد خبیب جبار ٹوبہ ٹیک سنگھ نے علامات قیامت اور ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر لیکچر دیا، متصل بعد مولانا محمد وسیم اسلم ملتان نے قادیانی عقائد ونظریات پر باحوالہ روشنی ڈالی۔ چوتھے اور آخری روز مولانا محمد نعیم خوشاب نے کورس کی افادیت پر اجمالی روشنی ڈالی اور اختتامی ومفصل سبق مرکزی راہ نما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پڑھایا۔ کورس کے اختتام پر بصورت معروضی پرچہ لیا گیا، کامیاب ہونے والے شرکاء کورس میں اعزازی اسناد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کورس لودھراں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیر اہتمام یکم تا ۴ نومبر ۲۰۲۱ء چار روزہ ختم نبوت کورس بعد نماز عصر تا مغرب مدرسہ عربیہ خیر العلوم حسینیہ نزد دارالامان ریلوے روڈ لودھراں میں منعقد ہوا۔ کورس کی نگرانی مولانا محمد مرتضیٰ امیر عالمی مجلس لودھراں نے کی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد خبیب جبار، مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسباق پڑھائے۔ مذہبی وسماجی شخصیات نے کورس میں شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر امتحان بھی لیا گیا، کامیاب ہونے والے شرکاء میں اسناد اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کورسز کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام کوئٹہ میں چار ختم نبوت کورسز کا انعقاد کیا گیا۔

پہلا کورس ۳ نومبر ۲۰۲۱ء کو صبح ۹ تا ۱۲ بجے شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی کی زیر سرپرستی جامعہ اسلامیہ

مفتاح العلوم نیو بس اڈا میں ہوا۔ دوسرا کورس ۳ نومبر بعد نماز ظہر تا عصر جامعہ امدادیہ سریاب روڈ میں مولانا قاری نورالدین کی نگرانی میں منعقد ہوا، کورس میں جامعہ امدادیہ کے علاوہ جامعہ فرقانیہ، جامعہ بحرالعلوم اور جامعہ دارالعلوم کوئٹہ کے طلباء بھی شریک ہوئے۔ تیسرا کورس ۴ نومبر ۲۰۲۱ء کو صبح ۹ تا ۱۲ بجے جامعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں منعقد ہوا، قرب و جوار کے دیگر مدارس کے طلباء بھی شریک ہوئے۔ چوتھا کورس جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکی روڈ میں مولانا قاری مہراللہ کی میزبانی میں منعقد ہوا، جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد، جامعہ سراج العلوم، جامعہ رشیدیہ، تدریس القرآن، جامعہ رشیدیہ کھڈی آغا، جامعہ تعلیم الاسلام کے طلباء بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تمام کورسز میں مدلل و مفصل اسباق مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے پڑھائے۔ علاوہ ازیں مولانا محمد اویس، مولانا عتیق الرحمٰن اور مولانا عنایت اللہ نے بھی مختلف کورسز میں اسباق پڑھائے۔ مدارس کے مہتممین و منتظمین مولانا عبدالباقی، قاری نورالدین، مولانا داؤد شاہ، مفتی محمد نیاز، مولانا عبدالرحمٰن رفیق، مولانا عبیداللہ، قاری مہراللہ سمیت دیگر حضرات نے کورسز کے انعقاد پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے دجل وفریب کے سمجھنے کے لئے اس طرح کے کورسز کا منعقد ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام ۵۹ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد میں ۶ نومبر ۲۰۲۱ء کو منعقد ہوئی۔ پہلی نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی، افتتاحی کلمات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور جامع مسجد کے خطیب مولانا انوارالحق حقانی نے ارشاد فرمائے۔ قاری محمد اسماعیل سعید نے تلاوت کلام کی جبکہ حافظ محمد رمضان نے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مولانا حافظ حسین احمد جمعیت علماء اسلام، مولانا مفتی محمد احمد خطیب جامع مسجد قندھاری اور مولانا عتیق الرحمٰن ملتان کے بیانات ہوئے۔ دوسری نشست بعد نماز عصر منعقد ہوئی، جس میں ترانہ ختم نبوت حافظ عطاء اللہ شاد نے پیش کیا۔ خصوصی اور مفصل خطاب مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کا ہوا۔ بعد نماز مغرب تیسری نشست کا آغا جناب قاری عبدالوہاب کی تلاوت کلام سے ہوا۔ ازاں بعد پشتو زبان کے معروف شاعر عبدالمصور مسرور نے کلام پیش کیا۔ آخری نشست سے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے خصوصی خطابات ہوئے۔ کانفرنس میں صاحبزادہ حافظ منصور الحق حقانی کی دستار بندی کرائی گئی۔ مولانا انوارالحق حقانی نے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کو محاذ ختم نبوت پر خدمات انجام دینے پر خراج تحسین بھی پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد اویس مبلغ، مولانا عنایت اللہ مبلغ اور مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا قاری انوارالحق کے کلمات تشکر اور پرسوز دعا سے ہوا۔

فکر اقبال سیمینار گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹ نومبر ۲۰۲۱ء کو فکر اقبال سیمینار الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ اس سیمینار میں ضلع بھر سے علماء کرام، پروفیسر حضرات اور صحافی برادری کے احباب نے شرکت کی۔ جس میں خصوصی طور پر اکرم چوہان ایڈوکیٹ ہائی کورٹ، پروفیسر علامہ منیر کھوکھر، مولانا زاہد الراشدی، محمد طارق ایڈوکیٹ، محمد شاہد ایڈوکیٹ، مولانا مفتی عثمان، مولانا عارف شامی، حماد ارشد، واجد علی معاویہ، عمار نفیس اور محمد اسامہ قاسم سمیت اہل ذوق نے شرکت کی۔ اس سیمینار میں نعتیہ کلام حافظ ابوبکر اشرف مدنی، جبکہ ختم نبوت ترانہ حافظ طلحہ نذیر اور قومی ترانہ الشریعہ اکیڈمی کے طلباء نے پیش کیا۔ علامہ محمد اقبال کے حوالہ سے مقررین نے کہا کہ آپ نے فکری ونظریاتی حوالہ سے انتہائی منظّم ومؤثر کردار ادا کیا اور ختم نبوت کے تحفظ ورد قادیانیت کے حوالہ سے بھی ان کا کردار قابل تحسین اور قابل تقلید ہے۔

ختم نبوت انعام گھر لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ادارۃ الفرقان لاہور کے زیر اہتمام ۱۰ نومبر ۲۰۲۱ء کو ختم نبوت کوئز پروگرام آغاز میرج ہال پاکستان منٹ نزد شالامار باغ جی ٹی روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں کالجز، یونیورسٹیز، اکیڈمیز، سکولز اور دینی مدارس کے طلباء نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔ شرکاء سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات اور نزول عیسیٰؑ، ظہور امام مہدی اور مرزا قادیانی کے کذب، دجل اور فریب سے متعلق سوالات کئے گئے۔ صحیح جواب دینے والوں کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ ختم نبوت کوئز پروگرام کے مہمانان خصوصی عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جامعہ امدادیہ اسلامیہ فیصل آباد کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد اعجاز تھے۔ کمپیئر کے فرائض مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد نے بڑے خوش اسلوب انداز سے سرانجام دیے۔ علاوہ ازیں انعام گھر میں قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاضی ہارن الرشید، پیر میاں محمد رضوان نفیس، خالد مسعود ایڈوکیٹ، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد عارف شامی، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، قاری عبدالعزیز، مولانا پیر غلام مصطفیٰ، مولانا قاری محمد عابد حنیف، مولانا محمد عمران، مولانا عبدالواحد، مولانا محمد آصف، مولانا سبحان، بھائی محمد ابراہیم، مولانا ضیاء الحق، مولانا عبدالشکور یوسف، مولانا ظہیر احمد قمر، قای محمد شفیق، قاری فضل الرحمٰن، حاجی محمد شفیق، مولانا شیر احمد، مولانا عبیدالرحمٰن معاویہ، عابد حسین میو، مولانا احسان اللہ سمیت کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں قرعہ اندزی کے ذریعہ موٹر سائیکل انعام میں دی گئی۔ موٹر سائیکل کا انعام محمد وقاص قلعہ محمدی راوی روڈ کے حصہ میں آیا۔

ہر شعبہ زندگی سے وابستہ مصروف مسلمانوں کی ایمانی ضرورت

30 اسباق | جدید انداز میں تعلیمی مشقوں کے ساتھ

خَتمِ نبُوّت کورس

- عقیدہ ختم نبوت اور قرآن، حدیث اور اجماع
- عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی عقیدے کا جائزہ
- ظہور امام مہدیؑ اور حیات و وفات عیسیٰؑ
- مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف اور دعوے
- قادیانیت قانون اور آئین کی نظر میں
- علامہ اقبال کا نقطہ نظر قادیانیت کے متعلق
- عہد صدیقیؓ کی قربانیاں اور تحفظ ختم نبوت
- تحریک ختم نبوت 1953ء اور 1974ء کی روداد
- قادیانی اقلیت نہیں، دوسرے غیر مسلم اقلیت ہیں
- قادیانی کافر اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے
- قادیانیوں کی پہچان، طریقہ واردات اور سرگرمیاں
- قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیوں ضروری ہے
- گستاخ رسول کی سزا اور اعتراضات کے جوابات
- قادیانیوں کو دعوت اسلام اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

زیر نگرانی **مولانا اللہ وسایا**
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مرتب **مفتی مصطفی عزیز**
سیرۃ انسٹی ٹیوٹ اینڈ ریسرچ سینٹر

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کے زیراہتمام

ختمِ نبوّت خط وکتابت کورس

مُفت

0333-5105991, 0333-5126313

خوشخبری

سکول وکالج کے طلباء وطالبات اور عوام النّاس کے لئے سُنہری موقع

داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پرنام، تعلیمی قابلیت، پتہ (پوسٹل کوڈ) آخر میں دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں ایک خط میں ایک درخواست دیں، اگرکسی وجہ سے کورس میں تاخیر ہوجائے تو دوماہ کے بعد دوبارہ خط لکھیں

گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت

عقیدہ ختم نبوت، حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ، خروج دجال

اور موجودہ دور کے فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ کورس کی تکمیل پر ایک خوبصورت سنداور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کیلئے خصوصی تحائف

ختم نبوت خط وکتابت کورس پوسٹ بکس نمبر 1347 اسلام آباد

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	250
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	تحریک ختم نبوت 10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
15	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 9 تا 15 (فی جلد)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	250
16	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
17	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
18	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
19	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	120
20	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	120
21	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	120
22	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
23	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
24	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
25	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
26	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
27	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
28	ختم نبوت کورس	مفتی مصطفیٰ عزیز	150

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

قیمت فی شمارہ -/20 روپے
قیمت سالانہ -/240 روپے